MON.14.April 2025
VOLUME:20 NO:92
Mob:8055362952
Price: 3=00
Pages:4+4=8

Established May 1994 : قائم شدہ:مئی

ورقِ تازہ
ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروز پیر 14/اپریل 2025
جلد:20 شمارہ: 92
15/شوال المکرم 1446ھ
قیمت 00=3روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com-Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

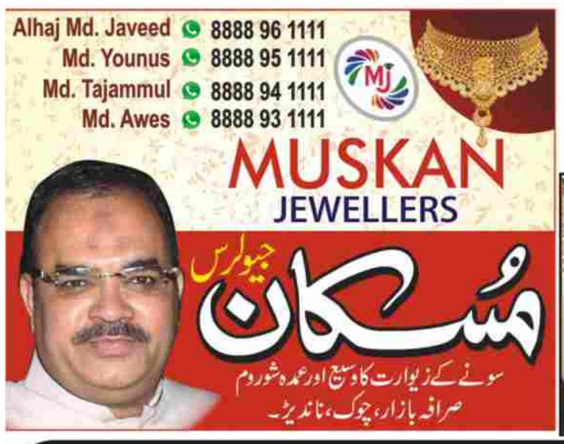

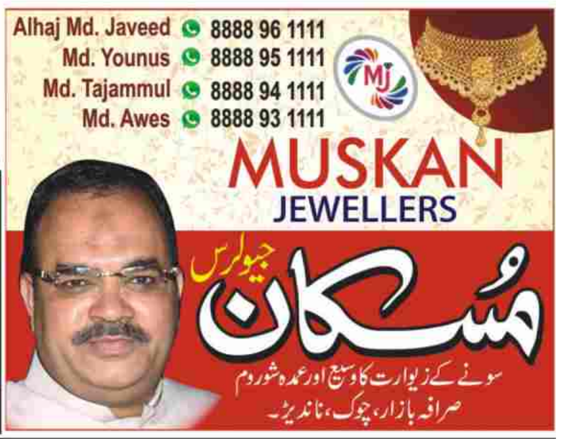

وقف قانون سیاست کا ہتھیار

مسلمانوں کے لیے موزوں نہیں: مولانا محمود مدنی

نئی دہلی: (ایجنسیز) وقف ترمیمی قانون کے حوالے سے اتوار (13 اپریل) کو مسلم تنظیموں کی دہلی میں ایک اہم میٹنگ منعقد ہوئی۔ وقف ترمیمی ایکٹ پر جمعیۃ علماء ہند کے سربراہ مولانا محمود مدنی نے کہا کہ وقف ترمیمی ایکٹ ملک، سماج یا مسلمانوں کے لیے صحیح نہیں ہے۔ ہماری لڑائی جاری رہے گی، ختم نہیں ہوگی، خواہ ہمیں کتنی ہی قربانی کیوں نہ دینی پڑے۔ مولانا محمود مدنی نے کہا کہ ''یہ وقف کا نہیں بلکہ سیاست کا معاملہ ہے۔ کبھی مسلمانوں کے نام پر، کبھی مسلمانوں کو گالی دے کر یا مسلمانوں کا ہمدرد بن کر بدیانتی کے ارادے کے ساتھ اس ایکٹ کو نافذ کیا گیا ہے۔ یہ ایکٹ یا ترمیم ملک، سماج یا مسلمانوں کے لیے درست نہیں ہے۔'' مولانا محمود مدنی نے اس حوالے سے مزید کہا کہ ''ہماری لڑائی جاری رہے گی، ختم نہیں ہوگی، خواہ ہمیں کتنی بھی قربانیاں کیوں نہ دینی پڑیں۔ ہم نے آزادی سے قبل بھی قربانیاں دی ہیں۔ اگر ہمیں لڑنا پڑا تو ہم لڑیں گے۔ اگر ہمیں صبر کرنا ہے تو ہم وہ بھی کریں گے۔ ہم ہر صورتحال کے لیے تیار ہیں۔ ہم انصاف کا انتظار کر رہے ہیں۔'' ساتھ ہی انہوں نے پُرامن احتجاج کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ اس قانون کے خلاف ہر جگہ پُرامن احتجاج ہونے چاہئیں۔ واضح ہو کہ اس سے قبل مولانا محمود مدنی نے جمعہ (11 اپریل) کو جاری کردہ ایک بیان میں کہا کہ وقف ترمیمی ایکٹ کے خلاف سپریم کورٹ میں مفاد عامہ کی عرضی (پی آئی ایل) داخل کی گئی ہے، جس میں قانون کی آئینیت کو چیلنج کیا گیا ہے۔ عرضی میں جمعیۃ علماء ہند نے اپنا موقف رکھتے ہوئے کہا کہ اس قانون میں ایک نہیں بلکہ کئی آرٹیکل کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔ خاص طور سے آرٹیکل 14، 15، 21، 25، 26، 29 اور 300 اے کے تحت دیے گئے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کی گئی ہے، جو مسلمانوں کے مذہبی وثقافتی حقوق اور شناخت کے لیے ایک سنگین خطرہ ہے۔ مولانا محمود مدنی نے کہا کہ یہ قانون نہ صرف غیر آئینی ہے بلکہ اکثریتی ذہنیت کی پیداوار ہے، جس کا مقصد مسلمانوں کے صدیوں قدیم مذہبی اور فلاحی ڈھانچے کو تباہ کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ قانون اصلاحی اقدام کے نام پر امتیازی سلوک کا علمبردار ہے اور ملک کے سیکولر تشخص کے لیے خطرہ ہے۔ مولانا محمود مدنی نے یہ بھی کہا کہ ''سپریم کورٹ سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وقف ترمیمی ایکٹ 2025 کو غیر آئینی قرار دیں اور اس کے نفاذ پر فوری طور پر روک لگایا جائے۔''

نتیش کمار این ڈی اے کے رہنما ہیں اور رہیں گے، 2030 تک ترقی یافتہ بہار بنانے کا خواب: چودھری

پٹنہ: بہار کے پٹنہ میں این ڈی اے نے کل ایک بڑی سیاسی میٹنگ کی۔ اس میٹنگ میں این ڈی اے اتحاد کے سبھی اہم رہنماؤں نے شرکت کی۔ میٹنگ کے بعد نائب وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری نے بڑا بیان دیتے ہوئے واضح طور پر کہا کہ بہار میں نتیش کمار ہی این ڈی اے کے رہنما ہیں اور آگے بھی رہیں گے۔ اس دوران انہوں نے تیجسوی یادو کو بحث کا چیلنج دیتے ہوئے الزام لگایا کہ آر جے ڈی کے دور میں بہار میں نہ تو میڈیکل کالج تھے، نہ اسکول، نہ یونیورسٹی، آج 33 میڈیکل کالجوں پر کام چل رہا ہے۔ اس موقع پر سمراٹ چودھری نے نتیش کمار کے کام کی تعریف کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ ان کی قیادت میں گزشتہ 5 سالوں میں 50 لاکھ سے زیادہ نوجوانوں کو نوکری ملی ہے اور یہ سلسلہ آگے بھی جاری رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ اب این ڈی اے کی نظر 2030 تک ترقی یافتہ بہار کے خواب کو شرمندۂ تعبیر کرنے پر ہے۔ سمراٹ چودھری نے آگے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی بہار اور خاص طور پر متھلانچل علاقے پر خصوصی توجہ ہے۔ بہار کو پی ایس یو سے تقریباً 40,000 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری ملنے والی ہے۔ اس سے ریاست میں نوکری اور روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوں گے۔ بتایا جاتا ہے کہ میٹنگ کا اہم مقصد وزیر اعظم نریندر مودی کے مجوزہ بہار دورے کو لے کر تیاریوں کا جائزہ لینا تھا۔ بی جے پی کے ریاستی صدر ڈاکٹر دلیپ جیسوال نے بتایا کہ وزیر اعظم کی تقریب کو کامیاب بنانے کی ذمہ داری سبھی اراکین پارلیمنٹ اور اراکین اسمبلی کو دی گئی ہے۔ اس میٹنگ میں مرکزی وزیر زراعت شیوراج سنگھ چوہان، دیہی ترقیات کے وزیر للن سنگھ، جے ڈی یو کے کارگزار صدر سنجے جھا سمیت بی جے پی، جے ڈی یو، لوک جن شکتی پارٹی اور 'ہم' کے ریاستی صدر اور متھلانچل کے اراکین پارلیمنٹ اور اراکین اسمبلی سمیت کئی اہم رہنماؤں نے شرکت کی۔

ٹرمپ کے تجارتی اقدامات: ٹیرف کی تلوار امریکہ کو ہی زخم دے گی، چین کا فائدہ

واشنگٹن: 13/اپریل (ایجنسیز) صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے 2 اپریل کو تمام درآمدات پر من مانا ٹیرف لگا کر نہ صرف عالمی منڈیوں کو ہلا کر رکھ دیا بلکہ اپنے بین الاقوامی شراکت داروں کو بھی تشویش میں مبتلا کر دیا۔ اگرچہ 9 اپریل کو ڈرامائی انداز میں بیشتر ممالک کو 90 دن کی مہلت دے دی گئی لیکن چین کو اس فہرست سے باہر رکھتے ہوئے اس پر عائد ٹیرف میں 125 فیصد تک کا اضافہ کر دیا گیا۔ چند شراکت دار ممالک نے فوری طور پر امریکی رویے کو ایڈجسٹ کرنے کے اقدامات کیے، جو ایک حد تک تسلی بخش بھی تھے لیکن چین کے معاملے میں صورتحال خاصی مختلف ہے اور ان دونوں ممالک کے درمیان بڑھتا ہوا تناؤ دنیا پر دوررس اثرات ڈالنے والا ہے۔ ٹرمپ اور ان کے معاشی مشیر ایک ایسا خطرناک کھیل کھیل رہے ہیں جس میں نقصان امریکہ کا ہی مقدر بنے گا۔ اس پالیسی سے نہ صرف امریکہ کا اقتصادی مستقبل غیر محفوظ ہو جائے گا بلکہ وہ عالمی سطح پر تنہائی کا شکار بھی ہوگا، جبکہ چین کے ابھار کو تیزی سے فروغ ملے گا اور دنیا بھر میں امریکی مصنوعات کے بائیکاٹ کی فضا بنے گی۔ ٹرمپ کی اس پالیسی کا نقصان اندرونِ ملک بھی نمایاں ہونا شروع ہو چکا ہے۔ ٹیرف وہ محصولات ہیں جو دوسرے ممالک سے درآمد کی گئی اشیاء پر عائد کیے جاتے ہیں۔ ماہرین معیشت ان کو 'چھپے ہوئے ٹیکس' قرار دے رہے ہیں، جن کی وجہ سے روزمرہ کی اشیاء سے لے کر قیمتی الیکٹرانکس تک کی قیمتیں بڑھنے لگی ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق ایپل کا آئی فون 2300 ڈالر مہنگا ہو سکتا ہے۔ مہنگائی پہلے ہی بلند سطح پر ہے، ایسے میں یہ ٹیرف اوسط امریکی خاندان کے سالانہ اخراجات میں ہزاروں ڈالر کا اضافہ کر دیں گے، جس سے ان کی قوتِ خرید اور معیارِ زندگی متاثر ہوگا۔ امریکی صنعتیں، خصوصاً مینوفیکچرنگ سیکٹر، شدید بحران کا شکار ہو چکا ہے۔ اسٹیلانٹیس جیسی بڑی آٹو کمپنیوں نے پیداواری لاگت بڑھنے اور سپلائی چین میں ممکنہ رکاوٹوں کی وجہ سے پہلے ہی چھٹنی اور پلانٹ بند کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ سستے درآمدی پرزوں پر انحصار کرنے والے چھوٹے کاروبار وجود کے بحران سے دوچار ہو چکے ہیں، کیونکہ ان کے منافع میں شدید کمی آئی ہے اور ملازمتیں ختم ہونے کا خدشہ پیدا ہو گیا ہے۔ المیہ یہ ہے کہ جن مزدوروں کو تحفظ دینے کے لیے یہ پالیسی اپنائی گئی، وہی سب سے زیادہ متاثر ہو رہے ہیں۔ ریٹیل سیکٹر بھی قیمتوں میں اضافے اور سامان کی قلت سے پریشان ہے، جس کی وجہ سے ترسیل میں تاخیر اور منافع میں کمی ہو رہی ہے۔ اس کے اثرات سپلائی چین کے مختلف حصوں تک پھیل رہے ہیں اور کاروباری ادارے دباؤ میں ہیں۔ عالمی سطح پر امریکہ کی جارحانہ تحفظ پسندانہ پالیسیوں کے خلاف شدید ردعمل دیکھنے کو ملا ہے۔ بائیکاٹ امریکہ% کی مہم تیزی سے پھیل رہی ہے۔ اسکاٹ لینڈ اور آئرلینڈ میں ٹرمپ کی ذاتی جائیدادیں جیسے گولف کورس احتجاج اور بکنگ منسوخی کا شکار ہیں۔ کینیڈا میں صارفین 'میپل اسکین' جیسی ایپس کے ذریعے امریکی مصنوعات سے گریز کر رہے ہیں، جبکہ ڈنمارک کا سب سے بڑا ریٹیلر یورپی مصنوعات پر علیحدہ لیبل لگا رہا ہے تاکہ صارفین امریکی درآمدات سے بچ سکیں۔ یہ بائیکاٹ امریکی کمپنیوں کی ساکھ اور کاروبار کو متاثر کر رہا ہے۔ یہاں تک کہ اگر ٹیرف واپس بھی لے لیے جائیں، تو بھی اعتماد کی یہ کمی فوری طور پر بحال نہیں ہو سکے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ امریکی اسٹریمنگ سروسز، سروس پرووائیڈرز اور فرنچائزز کو بھی مندی کا سامنا ہے، جس سے امریکہ کی عالمی برانڈ ساکھ کو دھچکا لگ رہا ہے۔ مالیاتی منڈیوں نے بھی اس 'ٹیرف وار' پر سخت ردعمل دیا ہے۔ ڈاؤ جونز میں تقریباً 6 فیصد کی بڑی کمی آئی، جو 2020 کے بعد ایک دن میں سب سے زیادہ تھی۔ ایشیائی منڈیوں میں اسے 'خونی دن' کہا گیا۔ ہندوستانی بازار کا سینسیکس ایک وقت میں 4000 پوائنٹس گرا، جس سے 14 لاکھ کروڑ روپے کا نقصان ہوا۔ شنگھائی کمپوزٹ اور ہانگ کانگ کا ہینگ سینگ بھی بری طرح گرے۔ ویتنام اور بنگلہ دیش جیسی برآمدی معیشتیں بھی سست روی کا شکار ہو رہی ہیں۔ سب سے بڑی ستم ظریفی یہ ہے کہ ٹرمپ کے ٹیرف اصل میں چین کو مضبوط کر رہے ہیں۔ چین نے اس موقع کا بھرپور فائدہ اٹھایا ہے اور وہ آزاد تجارت کی حمایت میں سامنے آیا ہے۔ امریکی عدم استحکام کے برعکس، وہ خود کو ایک قابلِ اعتماد متبادل کے طور پر پیش کر رہا ہے۔ امریکہ کے روایتی اتحادی بھی چین کی جانب متوجہ ہو رہے ہیں، جو خطے میں اقتصادی شراکت داری کے معاہدے کر رہا ہے اور عالمی سطح پر اپنے تعلقات کو مضبوط بنا رہا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ تحفظ پسندی سے کبھی خوشحالی نہیں آئی۔ 1930 کا بدنام زمانہ 'سموٹ ہالی ٹیرف ایکٹ' بھی عالمی کساد بازاری کو بڑھاوا دینے والا ثابت ہوا۔ اس وقت بھی کوئی فاتح نہیں نکلا تھا، سبھی ہارے تھے۔ امریکہ کی حالیہ ترقی، جدت، کھلی منڈیوں اور عالمی تجارتی شراکت داریوں پر مبنی تھی۔ ٹرمپ کی پالیسیوں نے ان بنیادوں کو کمزور کیا ہے۔ یہ یکطرفہ اقدامات ان تمام سفارتی کوششوں کو بھی نقصان پہنچا رہے ہیں جو برسوں سے غیر منصفانہ تجارتی رویوں کو ختم کرنے کے لیے کی جا رہی تھیں۔ یہ تحفظ پسندانہ جوا امریکہ کو تنہائی کی طرف دھکیلتا ہے، چین کو فائدہ پہنچاتا ہے اور امریکہ کی عالمی ساکھ کو نقصان پہنچاتا ہے۔ اگر یہ پالیسیاں واپس نہ لی گئیں تو امریکہ کا عالمی اثر ورسوخ کم ہوتا چلا جائے گا، جبکہ چین کا اثر بڑھتا چلا جائے گا۔ دنیا دم سادھے یہ منظر دیکھ رہی ہے، کیونکہ یہ صرف اقتصادی نہیں بلکہ عالمی طاقت کے توازن کا بھی اہم موڑ ہے۔

الہ آباد میں دلت نوجوان کا قتل، امبیڈکر کے مجسمے کی توہین

مایاوتی کا سخت کارروائی کا مطالبہ

الہ آباد: بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) کی قومی صدر اور اترپردیش کی سابق وزیر اعلیٰ مایاوتی نے الہ آباد (پریاگ راج) کے کرچھنا علاقے میں ایک دلت نوجوان کے بہیمانہ قتل اور آئین کے معمار ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے مجسمے کی توہین کے واقعات پر گہری ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے ریاستی حکومت سے ان معاملوں میں سخت کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ مایاوتی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر مذکورہ معاملات کے حوالے سے 2 پوسٹ کیا، جس میں انہوں نے ریاست میں بڑھتے ہوئے فرقہ وارانہ تشدد اور سماجی کشیدگی پر تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے پوسٹ میں لکھا کہ ''اترپردیش کے پریاگ راج ضلع کے کرچھنا علاقے میں جاگیردارانہ عناصر کے ذریعہ ایک دلت کے بہیمانہ قتل کا واقعہ انتہائی افسوسناک اور تشویشناک ہے۔ ریاست میں بے لگام جرائم پیشہ، سماج دشمن اور جاگیردارانہ عناصر کے خلاف سخت کارروائی کر کے قانون کی حکمرانی قائم کرنے کی ذمہ داری حکومت کی ہے۔'' مایاوتی نے اپنے دوسرے ٹوئٹ میں بابا صاحب کے مجسمہ کو نقصان پہنچانے والوں پر سخت کارروائی کا مطالبہ کرتے ہوئے لکھا کہ ''اس کے ساتھ ہی آئین کے معمار بھارت رتن بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے مجسمے کی توہین کے واقعات کو بھی حکومت کو سنجیدگی سے لینا چاہیے اور سماج میں کشیدگی وتشدد پھیلانے والے ایسے مجرموں کے خلاف سخت کارروائی کرنی چاہیے، تاکہ مستقبل میں ایسے واقعات دوبارہ پیش نہ آئیں۔'' قابل ذکر ہے کہ اترپردیش میں مایاوتی دلت سماج کی سب سے نمایاں سیاسی آواز مانی جاتی ہیں، ایسے معاملوں کو وہ ہمیشہ بہت سنجیدگی سے اٹھاتی رہی ہیں۔ انہوں نے ہمیشہ حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ذات پات کے تشدد اور سماجی تفریق کے واقعات پر سخت کارروائی کرے اور قصورواروں کو سخت سے سخت سزا دے۔ اب دیکھنے والی بات یہ ہوگی مایاوتی کے ردعمل کے بعد ریاستی حکومت کرچھنا کے واقعے اور مجسمے کی توہین کے معاملے میں کس طرح کی کارروائی کرتی ہے۔ فی الحال ان دونوں واقعات کو لے کر دلت تنظیموں اور سماجی کارکنوں میں شدید ناراضگی ہے۔

وقف قانون مخالف تحریک مفاد پرستوں کے نشانے پر

نئی دہلی: 13/اپریل (ایجنسیز) لوک سبھا انتخابات 2024 میں گرتے پڑتے کسی طرح کامیابی حاصل کرنے کے بعد ایک بار پھر منظر عام پر آنے والی بی جے پی زیر قیادت مرکزی حکومت کے دعوؤں اور وعدوں سے ایسا محسوس ہونے لگا تھا کہ شاید موجودہ حکمرانوں نے انتخابات میں عوامی ردعمل سے سبق لیا ہے اور مسلم دشمنی سے توبہ کر کے ملک کی ترقی اور خوشحالی کے لیے ضروری اقدامات کریں گے۔ مگر ماہرینِ سیاست کے تمام اندازوں اور اشاروں کو پاؤں تلے روندتے ہوئے اقتدار حاصل کرنے والے عوامی نمائندوں نے پھر وہی طرزِ عمل اختیار کیا جو ہندوستان کا مہذب سماج کسی بھی قیمت پر برداشت نہیں کرتا۔ موجودہ حالات میں ایسا لگ رہا ہے کہ ملک کی اقلیت اور اکثریت کو ایک دوسرے کو مارنے کاٹنے پر آمادہ کیا جا رہا ہے۔ اس ناگفتہ بہ صورتِ حال کے لیے مقتدرہ سے زیادہ وہ لوگ گنہگار ہیں جنہیں سماج نے سر آنکھوں پر بٹھا کر عزت اور شہرت سے نوازا ہے۔ ایسے لوگوں نے اپنے پیروکاروں اور مقلدین کو حیوانیت کے ریگستان میں دردر کی ٹھوکریں کھانے اور مرنے کے لیے چھوڑ دیا ہے۔ حد تو یہ ہو گئی ہے کہ آج وہ لوگ جنہیں مسلمانوں کی حمایت حاصل ہونے کی وجہ سے ایوانِ اقتدار میں معزز مہمان کا درجہ دیا جاتا تھا، حکومت کے تلوے چاٹ رہے ہیں اور گمراہ کن بیانیوں اور پروپیگنڈے سے مسلمانوں کو ہی بدنام کر رہے ہیں۔ حالانکہ ایسے افراد کی لیاقت اور صلاحیت سے ہر کوئی واقف ہے اور یہ بھی جانتے ہیں کہ اس کا کوئی اثر ہونے والا نہیں، مگر اس سے مسلمانوں کے خلاف زہر افشانی کرنے والوں کو حوصلہ مل رہا ہے۔ تازہ معاملہ وقف قانون میں ترمیم کا ہے، جس کی حکومت اور اس کی ہمنوا پارٹیوں کے علاوہ ہر طرف سے مخالفت ہو رہی ہے۔ مسلمانوں کے ساتھ ساتھ ملک کا ایک بڑا طبقہ حکومت کی ہٹ دھرمی سے ناراض ہے، مگر چند ضمیر فروش اور اونچی اونچی ٹوپیوں کے شوقین نام نہاد مسلمان حکمرانوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے ایسی ایسی تاویلیں پیش کر رہے ہیں گویا ان پر ہی آج وحی نازل ہوئی ہو۔ ایسے لوگوں کو بڑے بڑے ٹی وی چینل بھی دولہا بنا کر اونچی کرسی پر بٹھاتے ہیں اور اسلامی اسکالر کا خطاب دے کر ان سے ہر وہ بات کہلواتے ہیں جو حکومت سننا چاہتی ہے۔ یہ لوگ بھی اتنے ڈھیٹ ہو چکے ہیں کہ حکومت کو صحیح ثابت کرنے کے لیے قرآن اور حدیث تک کا حوالہ دینے سے نہیں گریز کرتے۔ اب تک یہی محسوس کیا گیا ہے کہ 2014 کے بعد ہندوستان کے مسلمانوں کو حاشیے پر پہنچانے کی ایک جارحانہ مہم شروع کی گئی جو اب تک جاری ہے۔ اس مدت میں لو جہاد، شہریت قانون، مسجد، مندر جیسے متعدد بے سر پیر کے معاملے اٹھائے گئے اور

شاید اس کا اپنا ضمیر بھی اجازت نہیں دیتا ہوگا۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی جانب سے شروع کی گئی تحریک کا نتیجہ ہے کہ ہندوستان کی تاریخ میں شاید پہلی بار ایسا دیکھا گیا ہے جب کسی موضوع پر مسلمانوں کا ہر طبقہ متحد اور متفق نظر آ رہا ہے۔ اس صورتِ حال نے شرپسند عناصر کی سازشوں پر پانی پھیر دیا ہے، حالانکہ مسلمانوں کے بھیس میں کچھ لوگ سرگرم ہیں جو اپنا مفاد حاصل کرنے کے لیے تحریک کو بدنام کر سکتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے ہوشیار رہنا بہت ضروری ہے۔ تحریک میں شامل ہر شخص کو چاہئے کہ وہ امن وقانون کی صورت حال کو بنائے رکھے اور ہر طرح کے تشدد آمیز واقعات سے اپنی تحریک کو بدنام ہونے سے بچائے، بصورتِ دیگر وقف قانون مخالف ملک گیر تحریک کے اصل مقاصد کے حصول کے بجائے شدید نقصانات میں پڑ جانے کا اندیشہ ہے۔ اس میں کوئی دورائے نہیں کہ نیا وقف قانون براہِ راست طور پر مسلمانوں کو نشانہ بنانے کے لیے لایا گیا ہے۔ اس کا اندازہ تجویز سے لے کر قانون بننے تک کے عمل سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ جس تیزی کے ساتھ مرکزی حکومت نے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں وقف ترمیمی بل کو منظور کروایا، اسی تیزی کے ساتھ صدرِ جمہوریہ ہند محترمہ دروپدی مرمو نے بھی اس بل کو منظوری دیتے ہوئے اسے قانون کی شکل دے دی۔ لوک سبھا اور راجیہ سبھا میں اس مسئلہ پر جو مباحث ہوئے وہ سارے ملک نے دیکھے ہیں۔ کس طرح سے ملک میں سیکولر ذہن رکھنے والی سیاسی جماعتوں نے ڈٹ کر اس بل کے خلاف اظہارِ خیال کیا اور جم کر مرکزی حکومت کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے اس بل کو مسلم دشمنی قرار دیا تھا۔ اب جبکہ یہ بل قانون کی شکل اختیار کر چکا ہے اور صدر جمہوریہ نے اسے منظوری دے دی ہے تو کئی افراد اور تنظیموں کی جانب سے سپریم کورٹ میں اس کو چیلنج کیا گیا ہے۔ سپریم کورٹ میں وقف قانون کے خلاف اب تک تقریباً 16 عرضیاں داخل کی جا چکی ہیں اور تمام عرضیوں پر 16 اپریل کو سماعت ہونے کا امکان ہے۔ جو قانونی جدوجہد ہے وہ ضرور کی جانی چاہئے، تاہم اس لڑائی کو محض علامتی اور اپنے آپ کو ہمدرد کہلانے کی حد تک محدود نہیں رکھنا چاہئے بلکہ ایک جامع اور منظم جدوجہد کی ضرورت ہے۔ ایسی حکمتِ عملی بنانے کی ضرورت ہے جس میں عدالتوں سے رجوع ہونے والے کسی بھی فریق کے موقف میں دوسرے فریق کے موقف سے کوئی تضاد نہ ہو۔ سبھی جانتے ہیں کہ وقف اللہ کی امانت ہے اور مسلمان اس کے نگہبان ہیں، اور یہ بھی سچ ہے کہ مسلمان اپنا گھر ٹوٹتے تو دیکھ سکتا ہے مگر اللہ کی امانت میں خیانت ہرگز برداشت نہیں کرے گا۔ اس لیے حکمرانوں اور ان کے پروردہ لوگوں کو مسلمانوں کو حاشیے پر پہنچانے کے بجائے عوام کی ترقی

ونیش پھوگاٹ کا دوٹوک جواب، 'حق چھینا نہیں، جیتا جاتا ہے'

جولانہ: اولمپیئن اور کانگریس کے رکن اسمبلی ونیش پھوگاٹ نے سوشل میڈیا پر ناقدین کو ان ہی کے انداز میں دوٹوک جواب دیا ہے۔ جولانہ (ہریانہ) سے کانگریس ایم ایل اے ونیش پھوگاٹ کو حال ہی میں ہریانہ کی بی جے پی حکومت کی جانب سے 4 کروڑ روپے اور ایک پلاٹ دینے کا اعلان کیا گیا تھا، جس کے بعد کچھ افراد نے سوشل میڈیا پر انہیں انعام لینے پر تنقید کا نشانہ بنایا۔ اس پر جواب دیتے ہوئے ونیش پھوگاٹ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا، ''2 روپے لے کر ٹوئٹ کرنے والوں اور مفت کا گیان بانٹنے والوں، دھیان سے سنو۔ میں اب تک کروڑوں کے آفر ٹھکرا چکی ہوں چاہے وہ سافٹ ڈرنکس ہوں یا آن لائن گیمنگ، لیکن اصولوں کا سودا کبھی نہیں کیا۔ جو کچھ بھی حاصل کیا، وہ محنت، ایمانداری اور اپنوں کی دعاؤں سے حاصل کیا، اور اسی پر فخر ہے۔'' انہوں نے مزید لکھا، ''تک مانگنے کا سوال ہے، میں اس دھرتی کی بیٹی ہوں جہاں عزت نفس ماں کے دودھ میں ملتی ہے۔ مجھے حق چھیننا نہیں، جیتنا آتا ہے۔ میں اپنوں کو پکارنا بھی جانتی ہوں اور ان کے لیے دیوار بن کر کھڑا ہونا بھی۔'' ونیش پھوگاٹ نے اپنی پوسٹ کے آخر میں ناقدین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا، ''چپ رہو، کونے میں بیٹھو اور وہی کرو جس میں تم اچھے ہو یعنی روؤ، روؤ اور بس روؤ! کیونکہ ہم کہیں نہیں جا رہے۔ ہم یہیں ہیں، زمین سے جڑے، غیر متزلزل، اور عزت نفس کے ساتھ کھڑے ہوئے۔''

تہوّر رانا نے مانگا قرآن، قلم اور کاغذ

نئی دہلی: 26/11 کو ہوئے ممبئی حملوں کے خاص ملزم تہور رانا اس وقت قومی جانچ ایجنسی (این آئی اے) کی تحویل میں ہے۔ این آئی اے نے رانا کو نئی دہلی واقع سی جی او کمپلیکس دفتر میں تحفظ کے سخت انتظامات کے ساتھ رکھا ہے۔ 'پی ٹی آئی' کے مطابق تہور رانا کے آس پاس کثیر تعداد میں سیکوریٹی اہلکار تعینات ہیں جو 24 گھنٹے اس پر گہری نگاہ رکھتے ہیں۔ حالانکہ اس درمیان ایک خبر سامنے آئی ہے کہ تہور رانا نے این آئی اے کی تحویل میں 3 چیزوں کا مطالبہ کیا ہے۔ 'ہندوستان ٹائمز' کی رپورٹ کے مطابق تہور رانا نے جیل میں قرآن کا مطالبہ کیا تھا۔ ایسے میں انہیں قرآن کی ایک کاپی دے دی گئی ہے۔ قرآن کے علاوہ رانا نے قلم اور کاغذ مانگا تھا۔ اس کے تینوں مطالبات پورے کر دیئے گئے ہیں۔

پہلے لو جہاد، اب شربت جہاد؟ نفرت سے بھارت ترقی نہیں کرے گا

اسدالدین اویسی کی بابا رام دیو پر تنقید

حیدرآباد: آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) کے صدر اور رکن پارلیمنٹ اسدالدین اویسی نے یوگا گرو بابا رام دیو اور ان کی کمپنی پتنجلی کی جانب سے ''شربت جہاد'' کے متنازعہ نعرے پر سخت تنقید کی ہے۔ اویسی نے اس مہم کو ملک میں فرقہ واریت کو ہوا دینے کی کوشش قرار دیا اور کہا کہ اس طرح کے بیانات ہندوستان کی ترقی کے راستے میں رکاوٹ بن رہے ہیں۔ اسدالدین اویسی نے ایک پریس کانفرنس کے دوران کہا: ''پہلے 'لو جہاد' کے نام پر مسلمانوں کو نشانہ بنایا گیا، اب 'شربت جہاد' جیسے بے معنی اور اشتعال انگیز نعروں کے ذریعہ نفرت کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ کیا یہ طریقہ کار ہمارے ملک کو ترقی کی راہ پر لے جائے گا؟''۔

کرناٹک میں او بی سی ریزرویشن 32 فیصد سے بڑھا کر 51 فیصد کرنے کی سفارش، مردم شماری کمیشن کی رپورٹ پیش

بنگلورو: کرناٹک میں ذات پر مبنی مردم شماری کمیشن نے ریاست میں دیگر پسماندہ طبقہ (او بی سی) کے لیے ریزرویشن کو 32 فیصد سے بڑھا کر 51 فیصد کرنے کی سفارش کی ہے۔ اگر یہ سفارش نافذ ہو جاتی ہے تو ریاست میں کل ریزرویشن کا اعداد وشمار 85 فیصد تک پہنچ جائے گا۔ اس میں 10 فیصد اقتصادی طور پر کمزور طبقہ (ای ڈبلیو ایس) اور 24 فیصد درج فہرست ذات/درج فہرست قبائل (ایس سی/ایس ٹی) کے لیے پہلے سے محفوظ ہیں۔ کمیشن کی تجویز حال ہی میں کرائے گئے سماجی-اقتصادی اور تعلیمی جائزہ (ذات پر مبنی مردم شماری) کے نتائج پر مبنی ہے، جس میں ریاست میں پسماندہ طبقوں کی آبادی تقریباً 70 فیصد ہونے کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ اس ڈاٹا کا حوالہ دیتے ہوئے رپورٹ میں منطق دی گئی ہے کہ سرکاری فائدہ اور مواقع کے یکساں تقسیم کے لیے آبادی کے تناسب میں ریزرویشن بڑھانا ضروری ہے۔ کمیشن نے اپنی سفارش میں کہا ہے کہ پسماندہ طبقوں کی آبادی میں 6.69 فیصد کا اضافہ ہوا ہے لیکن حال میں کمیشن نے پایا کہ کرناٹک میں او بی سی کی آدھی آبادی کو بھی ریزرویشن نہیں ملا ہے۔ اگر پسماندہ طبقوں کو آبادی کی بنیاد پر ریزرویشن نہیں دیا جاتا ہے تو سرکاری سہولیات یکساں طور سے تقسیم نہیں ہوں گی۔ ذرائع کے مطابق جائزہ رپورٹ کے مطابق 1 اے زمرے میں پسماندہ طبقوں کی آبادی 34،638،96،1 بی -313،92،73، 2 اے -77،209،78، 2 بی -75،880،25، 3 اے -577،99،72 اور 3 بی زمرے میں پسماندہ طبقوں کی آبادی 113،37،54،1 ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ اس طرح سے دیگر پسماندہ ذاتوں کی کل آبادی 153،30،16،4 ہے۔ رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے ذرائع نے دعویٰ کیا کہ درج فہرست ذات اور درج فہرست قبائل کی آبادی بالترتیب 29347،09،1 اور 289،81،42 ہے۔ معلوم ہو کہ جائزہ کی شروعات 2015 میں ایچ کنتھ راج کے ذریعہ کی گئی تھی اور بعد میں کرناٹک ریاستی پسماندہ طبقہ کمیشن کے چیئرمین کے جئے پرکاش ہیگڑے نے اسے پورا کیا اور فروری 2024 میں وزیر اعلیٰ سدھارمیا کو رپورٹ سونپی۔

روزنامہ ورق تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
14 April 2025

پاکستان کے صوبہ پنجاب میں 44000 سکول ٹیچر کی پوسٹیں ختم کردی گئیں

لاہور۔ 13/ اپریل۔ ایم این این۔ پنجاب بھر میں سرکاری سکول ٹیچرز کی تقریباً 44 ہزار آسامیاں ختم کر دی گئیں۔محکمہ سکول ایجوکیشن پنجاب کے ذرائع کے مطابق آسامیاں ختم کرنے کی وجہ سکولوں کی آؤٹ سورسنگ ہے کیونکہ اب یہ نجی مالکان پر منحصر ہے کہ وہ اپنی پالیسی کے مطابق اساتذہ کی خدمات حاصل کریں۔دوسری جانب اساتذہ کا کہنا ہے کہ اس طرح کے فیصلے سے صوبے میں نوجوانوں میں بے روزگاری میں اضافہ ہوگا۔ذرائع کا کہنا ہے کہ محکمہ نے صوبے کے سرکاری اسکولوں میں اساتذہ اور عملے کی 44 ہزار سے زائد آسامیاں ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ فیصلہ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب ہزاروں گریجویٹ نوجوان سرکاری اسکولوں میں بھرتی کے منتظر تھے۔یہ بھرتی آخری بار 2018 میں کی گئی تھی۔اساتذہ یونینوں نے گزشتہ سات سالوں کے دوران خالی آسامیوں کو پر کرنے کے لیے بھرتی کا بار بار مطالبہ کیا لیکن حکومتوں نے ان کے مطالبے کو نظرانداز کیا۔ایک لاکھ کے قریب اساتذہ کی کمی کے باعث سرکاری سکولوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔خالی آسامیوں کو پر کرنے میں ناکامی سے نہ صرف طلباء کی ایک بڑی تعداد کی تعلیم متاثر ہوئی بلکہ بے روزگار نوجوانوں میں مایوسی بھی پھیلی۔ایک سینئر افسر نے بتایا،" پنجاب سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے تقریباً 44,000 اسامیاں ختم کرنے اور آؤٹ سورس سکولوں سے اساتذہ کو دوسرے اداروں میں منتقل کرنے کا فیصلہ کیا ہے"۔سکول ایجوکیشن سیکٹر میں تقریباً 15 فیصد پوسٹیں ختم کر دی گئی ہیں۔عہدیدار نے بتایا کہ صوبے میں اب تک تقریباً 10,000 اسکولوں کو آؤٹ سورس کیا جا چکا ہے اور اس فیصلے سے تمام اضلاع میں محکمہ سکول ایجوکیشن اور ایجوکیشن حکام کو آگاہ کر دیا گیا ہے۔حکام کو بتایا گیا کہ آؤٹ سورس اسکولوں میں بھرتی نہیں کی جائے گی اور اساتذہ کی اسامیاں ختم کرنے پر غور کیا جائے۔ایم فل کی طالبہ عمارہ رشید نے ایکسپریس ٹریبیون سے بات کرتے ہوئے اساتذہ کی پوسٹیں ختم کرنے کے فیصلے کو حیران کن قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ"ہمیں ملازمت حاصل کرنے کے لیے اساتذہ کی بھرتی پر کافی عرصے سے امیدیں وابستہ تھیں۔انہوں نے کہا کہ تعلیم یافتہ نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد گزشتہ سات سالوں کے دوران بھرتی کے لیے عمر کی حد کو عبور کر چکی ہے۔تاہم، صوبائی وزارت تعلیم کے ترجمان نورالھدیٰ نے کہا کہ جنہوں نے آؤٹ سورس اسکولوں کا کنٹرول سنبھال لیا ہے وہ اپنے اساتذہ کو بھرتی کریں گے اور پوسٹیں ختم نہیں کی گئیں۔

بلوچستان میں سڑکوں کی بندش سے تجارت متاثر تاجروں کا حکومت سے بحران حل کرنے کا مطالبہ

بلوچستان۔ 13/اپریل۔ ایم این این۔اہم شاہراہوں کی بندش سے بلوچستان بھر میں تجارتی سرگرمیاں بری طرح متاثر ہوئی ہیں، جس سے ادویات اور خوراک سمیت اشیائے ضروریہ کی قلت کا خدشہ ہے۔بڑھتی ہوئی غیر یقینی صورتحال کے درمیان، صوبے کی تاجر برادری نے بحران کے حل میں مدد کے لیے حکومت اور مظاہرین کے درمیان ثالثی کی پیشکش کی ہے۔کوئٹہ چیمبر آف کامرس کے عہدیداروں کے ساتھ مشترکہ پریس کانفرنس میں ڈپٹی کمشنر کوئٹہ سعد بن اسد نے جاری احتجاج کے معاشی اثرات پر روشنی ڈالی۔ایوان صنعت و تجارت کے صدر محمد ایوب نے کہا کہ قومی شاہراہوں کی بندش نے تاجروں اور کاروباری اداروں کے لیے سنگین چیلنجز پیدا کردیے ہیں اور ممکنہ سرمایہ کاروں کو خطے میں آنے سے روک دیا ہے۔انہوں نے بتایا کہ پنجگور میں کھاد لے جانے والی گاڑیوں کو آگ لگا دی گئی جبکہ سڑکوں کی مسلسل بندش مہنگائی میں اضافے اور ادویات کی قلت کے بڑھتے ہوئے خطرے میں اضافہ کر رہی ہے۔ڈپٹی کمشنر سعد بن اسد نے زور دیا کہ عوامی فلاح کو ذاتی مفادات پر مقدم رکھنا چاہیے۔انہوں نے احتجاج کے دوران عوامی انفراسٹرکچر کو پہنچنے والے نقصان کی مذمت کی، جس میں بلوچستان یونیورسٹی کے سرویلنس کیمروں اور سیف سٹی پروجیکٹ شامل ہیں۔انہوں نے مزید کہا کہ لکپاس پر احتجاجی دھرنے سے خطے میں معاشی سرگرمیاں بری طرح متاثر ہوئی ہیں، جس سے روزانہ لاکھوں روپے کے کاروباری نقصان کا تخمینہ لگایا جاتا ہے۔بحران کے جواب میں، صوبائی کاروباری برادری نے آگے بڑھ کر حکومت اور مظاہرین کے درمیان غیر جانبدار ثالث کے طور پر کام کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ انہوں نے دونوں فریقوں پر زور دیا کہ وہ مزید معاشی اور انسانی نتائج سے بچنے کے لیے بات چیت میں شامل ہوں۔۔ڈپٹی کمشنر سعد بن اسد نے زور دیا کہ عوامی فلاح کو ذاتی مفادات پر مقدم رکھنا چاہیے۔ انہوں نے احتجاج کے دوران عوامی انفراسٹرکچر کو پہنچنے والے نقصان کی مذمت کی، جس میں بلوچستان یونیورسٹی کے سرویلنس کیمروں اور سیف سٹی پروجیکٹ شامل ہیں۔

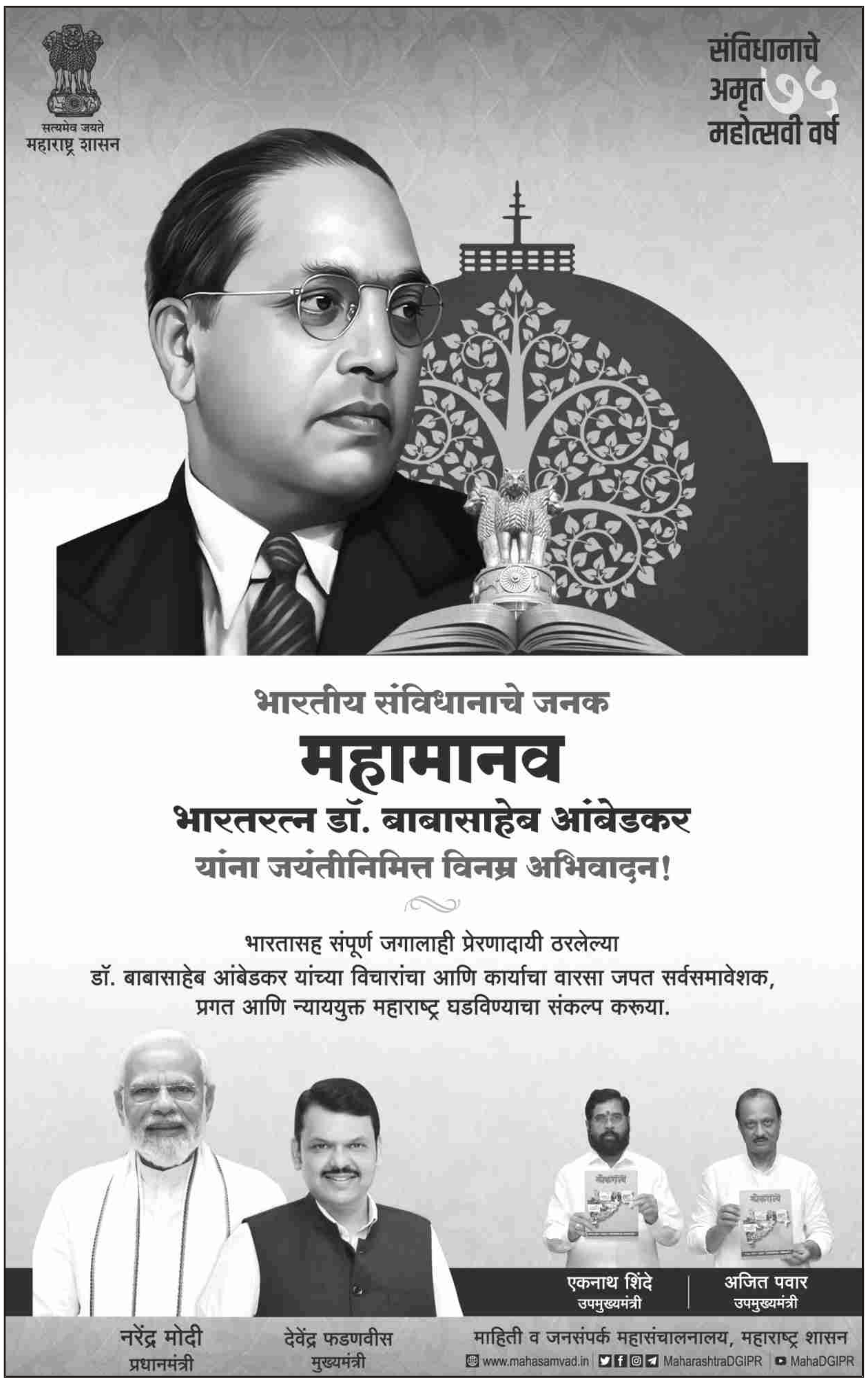

اسلام اور ماحولیات

ڈاکٹر عبیدالرحمن ندوی
استاد دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے، اس میں انسانی زندگی کے ہر پہلو کو شامل کیا گیا ہے جس میں پوری دنیا بھی شامل ہے۔اسلام کا بنیادی مقصد بنی نوع انسان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جانا ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا: یہ وہ کتاب ہے جو ہم نے آپ پر نازل کی ہے تاکہ آپ انسانوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جائیں۔" (ابراہیم:1) جہاں تک ماحولیات کا تعلق ہے، اسلام ماحولیات کے تحفظ پر بہت زیادہ زور دیتا ہے۔اسلام میں ماحولیات کا تحفظ ایک مذہبی فریضہ ہے، یہ سکھاتا ہے کہ ہر مسلمان فطرت کا نگہبان ہے، مسلمانوں کو ہر ممکن طریقے سے ماحولیات اور قدرتی وسائل کی حفاظت کرنے اور اسے کسی بھی شکل میں نقصان نہ پہنچانے کی ہدایت کی گئی ہے۔اللہ تعالیٰ نے خود انسانوں کو فطرت کی ایسی نشانیوں کی عکاسی کرنے کی دعوت دی ہے جس میں انسانوں کو فطرت کی ایسی نشانیوں کی عکاسی کی گئی ہے۔ درخت، پہاڑ، سمندر، جانور، پرندے، ستارے، سورج، چاند اور ہمارے اپنے دل۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیروکاروں کو سکھایا کہ تمام قدرتی وسائل اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیدا کیے گئے ہیں اور اس نے کامل توازن کے ساتھ قائم کیے ہیں۔قدرتی وسائل تمام بنی نوع انسان کے لیے رب کی طرف سے تحفہ ہیں، کوئی بھی ان پر اجارہ داری نہیں کرسکتا۔ یہ روایت ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں کا پانی، گھاس (سبز غلاف) اور آگ (توانائی) میں برابر کا حصہ ہے، سوائے اس کے جس کی سرکاری طور پر نجکاری کی گئی تھی۔ یہ روایت نہ صرف قدرتی وسائل کے استعمال میں عدل و مساوات کی تعلیم دیتی ہے بلکہ اسلام کی اس فکر کو بھی اجاگر کرتی ہے کہ فطری نعمتیں جیسے پانی، چراگاہیں اور آگ (توانائی کے ذرائع) کسی فرد یا گروہ کی مِلکِ خاص نہیں بلکہ تمام انسانوں کا مشترکہ حق ہیں۔ان وسائل پر ہر انسان کو برابر کا حق حاصل ہے، اور ان سے کسی کو محروم کرنا یا ان پر ناجائز قبضہ جمانا اسلامی اصولوں کے منافی ہے۔محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے قدرتی وسائل کی حفاظت، ماحولیات کے تحفظ اور لوگوں کو محفوظ رکھنے کا ایک عام اصول مقرر کیا جب آپ نے اپنے ساتھیوں سے کہا: "نہ خود نقصان پہنچاؤ، نہ کسی اور کو نقصان پہنچانے کا سبب بنو"

(Muhammad Biography، and Pictorial Guide صفحہ 170)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کوئی مسلمان جو کوئی ایسا بیج بوتا ہے جو ایک درجے تک بڑھتا ہے، انسان یا جانور یا پرندے اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں یا کھا سکتے ہیں، تو یہ عمل صدقہ (ایک صدقہ ہے جس پر خدا کی طرف سے انعام ہوتا ہے) شمار ہوتا ہے۔یہ حدیث ہمیں سکھاتی ہے کہ درخت لگانا صرف ماحولیاتی فریضہ نہیں، بلکہ ایک عبادت اور صدقہ جاریہ کا درجہ رکھتا ہے۔ درخت آکسیجن فراہم کرتے ہیں، زمین کو کٹاؤ سے بچاتے ہیں، سایہ، خوراک اور ایندھن مہیا کرتے ہیں، اور جانوروں و پرندوں کی پناہ گاہ بنتے ہیں۔اس طرح ایک درخت محض ایک پودا نہیں بلکہ ماحول کے توازن کا اہم ستون بھی ہوتا ہے۔ مزید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ"خدا پر ایمان کو 70 سے زیادہ حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے جس میں اللہ کی وحدانیت کی گواہی دی جا سکتی ہے، آخری حصہ لوگوں کے راستے سے نقصان کو دور کرنا ہے۔" واضح رہے کہ پانی ماحول کو برقرار رکھنے میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے، اسی لیے اسلام پانی کے ضیاع اور اس کے بے جا خرچ کی شدید مذمت کرتا ہے۔قرآن پاک کہتا ہے کہ"ہم نے ہر جاندار کو پانی سے بنایا" شیطان ہمیشہ اپنے رب کا ناشکرا ہے۔" (A.27,S.17)"کھاؤ پیو اسراف کے بغیر۔یقیناً وہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔قابل ذکر بات یہ ہے کہ ماحول کو حسین و خوشگوار بنانے، فضاء کو صاف رکھنے، اور زمین کو زرخیز و پُر بہار بنانے میں درختوں اور پودوں کا نہایت اہم کردار ہے۔ درخت فطرت کی وہ نعمت ہیں جو نہ صرف انسانوں بلکہ جانوروں، پرندوں، اور حشرات الارض تک کو زندگی بخشتے ہیں۔یہ زمین کی زینت بھی ہیں اور اس کا محافظ بھی۔یہی وجہ ہے کہ اسلام نے شجر کاری کو نہ صرف پسندیدہ عمل قرار دیا، بلکہ بلا ضرورت درختوں کی کٹائی سے سختی سے منع فرمایا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو مسلمان کوئی درخت لگاتا ہے یا کھیتی کرتا ہے، اور اس سے کوئی انسان، جانور یا پرندہ کھاتا ہے، تو وہ اس کے لیے صدقہ شمار ہوتا ہے۔" یہ حدیث ہمیں بتاتی ہے کہ اسلام میں شجر کاری صرف ایک ماحولیاتی خدمت نہیں، بلکہ ایک مستقل صدقہ ہے جو انسان کی نیت اور عمل سے جُڑ کر اُس کے نامۂ اعمال میں نیکیوں کا اضافہ کرتا رہتا ہے۔ اسلام نے درخت کو زندگی کی علامت قرار دیا اور حتیٰ کہ قیامت جیسے نازک موقع پر بھی درخت لگانے کی ترغیب دی گئی۔ چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: اگر قیامت قائم ہونے لگے اور کسی کے ہاتھ میں کھجور کا پودا ہو، تو اگر وہ اس وقت بھی اسے لگا سکتا ہو، تو ضرور لگائے۔" یہ ارشادِ نبوی اس بات کی اعلیٰ ترین مثال ہے کہ اسلام فطرت کے ساتھ ہم آہنگ زندگی کو کتنا اہم سمجھتا ہے۔لیکن آج مقام افسوس یہ ہے کہ ہم درختوں کو بلا جھجک تو کاٹ ڈالتے ہیں لیکن اس کی جگہ نیے پودے کو لگانے کی کوشش نہیں کرتے- بلا شبہ پیڑ پودے اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہیں-اصل بات یہ ہے کہ اس کرہ ارض پر جانور اور دیگر تمام مخلوقات انسانوں کی طرح اس ماحول کا حصہ ہیں اور اس لیے ہم پر لازم ہے کہ ہم ان کے ساتھ اچھا سلوک کریں، بغیر کسی وجہ کے جانوروں کو روکنا یا قید کرنا حرام ہے۔حتیٰ کہ جانوروں کو کوڑے مارنا یا ان کے منہ پر مارنا اور ان پر زیادہ بوجھ ڈالنا بھی حرام ہے۔مذکورہ بالا قرآنی آیات اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام فطرت کے احترام اور ماحول کی دیکھ بھال پر کس قدر توجہ دیتا ہے، زمین کے محافظ اور ماحول کے محافظ ہونے کے ناطے ہم پر یہ فرض ہے کہ ہم دیگر مخلوقات کے ساتھ ہم آہنگی کے ساتھ زندگی بسر کریں اور ماحول کو ہر قسم کی آلودگی اور نقصان دہ چیزوں سے بچائیں-1972 میں، اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے سٹاک ہولم کانفرنس میں انسانی ماحولیات کی کانفرنس کے پہلے دن 5 جون کو عالمی یوم ماحولیات کے طور پر منایا جانے کا فیصلہ کیا گیا-اس کے بعد سے ہر سال 5 جون کو دنیا بھر میں ماحولیات کا عالمی دن منایا جاتا ہے تاکہ ماحولیاتی تحفظ کے بارے میں شعور اجاگر کیا جاسکے-الغرض یہ ہم سب کی ذمداری ہے کہ ہم سب ملکر ماحولیات کو بہتر سے بہتر بنانے کی بھرپور کوشش کریں اور ہر اس چیز سے گریز کریں جس سے ہمارے ماحولیات کو نقصان پہنچے-

راہ نما — مبارک کاپڑی

'ابّو، میں واپس آؤں گا'

(آج مختلف وجوہات کی بناء پر ہمارے ہزاروں نوجوان بیرون ملک پڑھنے یا ملازمت حاصل کرنے اور بڑی اکثریت مستقل طور پر قیام پذیر ہونے کے لیے تگ ودو کررہی ہے۔اس ضمن میں کچھ والدین و بڑے بزرگ مطمئن رہتے ہیں البتّہ بڑی اکثریت فکرمند بلکہ نالاں بھی دِکھائی دیتی ہے۔اسی تعلق سے ایک نوجوان اور اُس کے ابّا کے درمیان گفتگو کے میسیج:)

بیٹا: السلام علیکم ابّو۔

ابّا: وعلیکم السلام۔ہاں تم نے کہا اطمینان سے رات میں میسیج سے بات چیت کرتے، توتم کیا کہنا چاہتے تھے؟

بیٹا: یہی کہ گریجویشن کے بعد اب پوسٹ گریجویشن کے لیے ملک سے باہر جانا چاہتا ہوں، میں نے آن لائن دیکھا ہے۔چند یونیورسٹیوں میں داخلہ ممکن ہے۔فیس کے لیے میں نے ایجنٹ سے بات کی، وہ قرض کا انتظام بھی کرسکتا ہے۔دوسال کا پی جی کورس ہے، پارٹ ٹائم میں کچھ کام مل جاتا ہے توکم وبیش فیس کی آدھی رقم کا انتظام بھی ہوجاتا ہے۔

ابّا: فیس کے لیے ریٹائرمینٹ کے بعد ملی رقم میں تمھیں دے سکتا ہوں، قرض لینے کی ضرورت نہیں البتّہ کیا پوسٹ گریجویشن کا یہ کورس بھارت میں نہیں ہے کیا؟ یہاں کی یونیورسٹیوں میں ممبئی، بنگلور، چنّئی کہیں تو دستیاب ہوگا۔بیرون ملک جانے کی ضرورت کیا ہے؟

بیٹا: ضرورت ہے۔اب تو ضرورت ہے۔۔۔۔

ابّا: اب تو۔۔۔یعنی کیا؟

بیٹا: نہیں ابّو، اب تو یہاں رہ کر کچھ حاصل نہیں ہوگا۔حالات خراب ہیں اور اِکانامی تو بد سے بدتر ہوتی جارہی ہے۔۔۔۔

ابّا: اِکانامی تو سب کے لیے خراب ہے تو کیا ۱۴۰ کروڑ لوگ سبھی دوسرے ملکوں میں چلے جائیں؟

بیٹا: میں ہماری قوم کی بات کررہا ہوں۔

ابّا: ہم بھی ۲۵ کروڑ ہیں۔ ہماری بنیادیں یہاں سے وابستہ ہیں۔ ہماری تاریخ۔۔۔۔۔

بیٹا: ابّو، دادا جان بھی زندگی بھر 'میرے دیش کی دھرتی' کا گانا گاتے رہے۔گورنمنٹ کے کلاس ون آفیسر کے طور پر ریٹائر ہوئے اور ایک بار ٹرین کے ایک سفر کے دوران ایک معمولی حوالدار اُن کے شناختی کارڈ کی بے عزّتی کررہا تھا۔میں نے خود دیکھا ہے، گرچہ میں ساتویں جماعت میں تھا۔

ابّو: یہ معمولی بات ہے، ہر ملک میں ایسا ہوسکتا ہے۔ویسے تم دوسال کے پی جی کورس کے لیے کس ملک میں جانا چاہتے ہو؟

بیٹا: کینیڈا یا نیوزی لینڈ، اِن دوملکوں کی دو دو یونیورسٹیوں میں میرا داخلہ ہورہا ہے۔زبانی ابتدائی امتحان میں پاس ہوچکا ہوں۔

ابّا: زبانی امتحان ہی میں داخلہ ہوجاتا ہے یعنی کیا وہ یونیورسٹیاں واقعی معیاری ہیں؟

بیٹا: ابّو، میں نے بھی یہی سوچا تھا مگر اُن کا ٹیسٹ کچھ آسان نہیں تھا۔میرے چند اور مسلم ساتھی بھی اس امتحان میں پاس ہوئے ہیں۔

ابّا: وہ بھی جانا چاہتے ہیں کیا؟

بیٹا: وہ سبھی بھاگنا چاہتے ہیں۔

ابّا: یہ بھاگنا کیا ہوتا ہے؟ بھاگنا یعنی کیا؟

بیٹا: بھاگنا ہی ہے۔ابّو آپ خوب جانتے ہیں کہ یہاں نوکریاں نہیں مِل رہی ہیں۔حکومت کی ملازمتوں میں ہزاروں جگہیں خالی ہیں البتّہ حکومت اُن کی بھرتی نہیں کرتی کیوں کہ اُن کی تنخواہ دینے کے لیے حکومت کے پاس رقم نہیں ہے۔

ابّا: حالات بدلیں گے، حکومت بھی بدلے گی، منریگا، جیسی اسکیمیں دوبارہ شروع ہوجائیں گی۔معیشت کی گاڑی پھر پٹری پر آجائے گی۔

بیٹا: امّی بھی یہی کہتی ہیں۔۔۔ میں یہ نہیں کہتا کہ یہ محض خوش فہمی ہے البتّہ۔۔۔۔۔

ابّا: اچھا یہ بتاؤ تم بیرون ملک جو دوسالہ پوسٹ گریجویشن کا کورس کرنا چاہتے ہو، اُس کے بعد کیا کروگے؟

بیٹا: پھر چند سال وہیں پر نوکری کروں گا۔

ابّا: پھر؟

بیٹا: پھر چند برس بعد میں واپس آجاؤں گا۔

ابّا: واپس آؤگے؟ ناممکن۔کیوں واپس آؤگے؟ وہاں تنخواہ کا اسکیل اچھا رہے گا تو تم واپس کیوں آؤگے؟

بیٹا: چند برس بعد آؤں گا۔تھوڑا روپیہ کماؤں گا۔۔۔۔ پھر واپس آجاؤں گا۔

ابّا: آج تک کوئی واپس نہیں آیا۔سب نوجوان اپنے ماں باپ کو جھانسا دیتے ہیں کہ وہ واپس آئیں گے مگر کوئی واپس نہیں آتا۔امّی، ابّا جب وطن آنے کے لیے اصرار کرتے ہیں تو ویسے ہی اُن کا بیٹا فوراً دیکھتا ہے کہ ڈالر کا ریٹ کیا ہے؟ ٹکٹ کتنی سستی ہے، کتنی مہنگی، پھر کہتے ہیں کہ ابّو، ابھی تو نہیں البتّہ وعدہ کرتا ہوں کہ اگلے سال ضرور آؤں گا۔پکّا وعدہ!

بیٹا: میں تو۔۔۔۔

ابّا: پھر جب اپنے بیرونی مُلکوں میں گھر کام کرنے کے لیے نوکرانی نہیں ملتی یا مہنگی ملتی ہے تب وہ امّی، ابّا کو لکھتا ہے کہ مجھے امّی ابّو کی بہت یاد آرہی ہے میں دونوں کے لیے ویزا بھیج رہا ہوں۔

بیٹا: ابّو، لیکن آپ تو مجھے جانتے ہیں۔ مجھے ابّو، امّی زندگی بھر ساتھ میں چاہئیے، ہمیشہ ہمیشہ۔۔۔البتّہ اب جو حالات بھی یہاں بن رہے ہیں۔۔۔۔

ابّا: حالات ہر دَور میں خراب ہی دِکھائی دیتے ہیں کب کس کو اور کس دَور میں حالات موافق ملے ہیں؟

بیٹا: ابّو، ابھی تو ہر دوسرا نہ سہی، تیسرا مسلم نوجوان اس ملک سے باہر جانا چاہتا ہے۔

ابّا: تمہاری یہ نئی نسل ساری ٹکنالوجی سے کنیکشن کئے ہوئے ہے لیکن زندگی سے کٹی ہوئی ہے۔اس ملک کے اس دَور کو فوراً مشکل دَور، پُر فتن دَور، پُر آشوب دَور وغیرہ وغیرہ کہتے ہیں جب کہ اُسے صرف کہنا چاہئیے کہ آزمائشی دَور ہے۔

بیٹا: ابّو، مگر کس قدر آزمائشی دَور؟ مجلس عاملہ، مجلس مقنّنہ، سب کچھ اگر اکثریتی رنگ میں رنگ جائے تو اُمید کہاں بچتی ہے؟

ابّا: یہ بتاؤ بیٹا کالج کے تمھارے غیر مسلم دوست تم سے متنفّر ہوگئے؟ اُن میں سے کوئی تم سے نفرت کرتا ہے کیا؟

بیٹا: نہیں ابّو! وہ میرے دوست اب بھی میرے دوست ہیں۔

ابّا: اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ نفرت کا یہ بازار صرف جہالت کی بناء پر ہے، ابھی آس باقی ہے، علمی، تعلیمی سطح پر ابھی آس باقی ہے۔ پھر بیرونی ملک میں بھی ممکن ہے تم کو یہ سب سہنا پڑے گا۔سب سے پہلے تو تم وہاں پہنچنے کے بعد یا تو 'تارک وطن' یا 'مہاجر' کے نام سے پُکارے جاؤگے۔مقامی لوگوں کے طعنے بھی سہنے پڑیں گے، اُنہیں بار بار تمھیں یقین دِلانا ہوگا کہ تم اُن کا حق چھیننے نہیں آئے ہو بلکہ اُن کے ملک کی ترقی میں ہاتھ بٹانے آئے ہو۔

بیٹا: جی۔

ابّا: تم تو پانی کا گلاس بھی اپنے ہاتھ سے نہیں لیتے تھے، امّی دیتی تھیں اور وہاں جاکر تمھیں خود کھانا بنانا پڑے گا، برتن دھونے پڑیں گے، کپڑے دھونے پڑیں گے، درجۂ حرارت وہاں ایسا بھی ہوتا ہے کہ گلاس میں پانی ڈالتے ہی وہ برف بن جاتا ہے اور وہ جو تم پارٹ ٹائم کام کی بات کررہے تھے نا اُس میں تم کو کسی کی گاڑی بھی دھونی پڑے گی یا کسی کے باغ کے پودوں کو پانی ڈالنا پڑے گا۔

بیٹا: میں تو چند برسوں کے لیے جانا چاہتا ہوں۔۔۔

ابّا: مجھے سب سے بڑا خدشہ اس سلسلے میں یہ رہتا ہے کہ وہاں دوسری قوموں کی لڑکیاں مسلم نوجوانوں کو اپنے جال میں پھانس لیتی ہیں۔کبھی دولت، کبھی ذہانت، اور کبھی خوبصورتی سے ہمارے لڑکے متاثر ہوجاتے ہیں اور پھر وہاں سے وہ اپنے ساتھ کسی 'میم' کو لے آتے ہیں۔پھر نسلیں تباہ ہوجاتی ہیں، بیٹا نسلیں!

بیٹا: ابّو! ایسا نہیں ہوگا ابّو۔ مَیں زندگی میں ایسا کوئی کام نہیں کروں گا جس سے آپ کو یا امّی کو تھوڑی بھی تکلیف پہنچے یا ہمارے دین و تہذیب پر ذرّہ برابر بھی آنچ آئے۔ میں صرف کچھ عرصے کے لیے باہر جاؤں گا۔ واپس آکر آپ سبھی کے ساتھ رہوں گا۔ نکاح آپ لوگوں کی مرضی سے ہی کروں گا۔ میں ہمیشہ کے لیے ہرگز نہیں جارہا ہوں۔ میں واپس آؤں گا ابّو۔ میں واپس آؤں گا۔ آپ کی اس ساری رہنمائی کے لیے شکریہ ابّو۔

ابّا: میری نصیحت تو وہی ہے جو حکیم الامّت اقبال نے اپنے بیٹے جاوید کو کی تھی:

میرا طریق امیری نہیں، فقیری ہے
خودی نہ بیچ غریبی میں نام پیدا کر

بیٹا: جزاک اللہ ابّو۔

وقف ترمیمی بل، ہندوستان کا آئین اور ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر

ازقلم طٰہٰ عرف ثناء جمیل احمد نلاّ مندو معاون معلّمہ

ہندوستان ایک جمہوری، سیکولر اور آئینی ریاست ہے جس کی بنیاد ڈاکٹر بھیم راؤ رام جی امبیڈکر جیسے عظیم مفکر، قانون دان اور سماجی مصلح نے رکھی۔ ڈاکٹر امبیڈکر نے ملک کے آئین کو اس طرح ترتیب دیا کہ تمام مذاہب، ذاتوں اور برادریوں کو برابر کے حقوق حاصل ہوں۔ اس تناظر میں جب بھی کوئی قانون یا ترمیمی بل سامنے آتا ہے، تو ضروری ہے کہ اس کا جائزہ آئینی اصولوں کی روشنی میں لیا جائے۔

وقف کیا ہے؟

وقف ایک اسلامی قانونی تصور ہے جس کے تحت کوئی شخص اپنی جائیداد کو اللہ کی راہ میں دینی، فلاحی یا مذہبی کاموں کے لیے مستقل طور پر وقف کر دیتا ہے۔ اس جائیداد کا انتظام وقف بورڈ یا متولی کے تحت چلتا ہے، اور اس کی آمدنی مخصوص مقصد کے لیے استعمال کی جاتی ہے، جیسے کہ مساجد، مدارس، یتیم خانے، یا دیگر سماجی خدمات۔

وقف ترمیمی بل کیا ہے؟

حکومت وقتاً فوقتاً وقف سے متعلق قوانین میں ترامیم کرتی رہی ہے۔ وقف املاک کے تحفظ اور بہتر انتظام کے لیے" وقف ایکٹ 1995 موجود ہے، جس میں بعد میں مختلف ترامیم کی گئیں۔ حالیہ برسوں میں حکومت نے بعض ایسی ترامیم کی تجویز دی ہے جن کے تحت وقف املاک کے سروے، ریگولیشن اور حکومت کی نگرانی بڑھائی جارہی ہے۔ کچھ بلوں میں یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ وقف بورڈز کو مرکزی حکومت کی نگرانی میں لایا جائے، اور وقف املاک کے استعمال کی آزادی کو محدود کیا جائے۔

آئینی پہلو

ہندوستان کے آئین کی دفعہ 25 سے 30 تک ہر شہری کو اپنے مذہب پر عمل کرنے، اس کی تبلیغ کرنے، اور مذہبی ادارے قائم کرنے کی مکمل آزادی حاصل ہے۔ خاص طور پر دفعہ 26 کے تحت ہر مذہبی برادری کو اپنے اداروں کا انتظام خود کرنے کا حق حاصل ہے۔ اگر وقف ترمیمی بل میں ایسی دفعات شامل کی جائیں جو مسلم برادری کے خودمختار مذہبی امور میں سرکاری مداخلت کو بڑھائیں، تو یہ آئین کی روح کے خلاف تصور کیا جاسکتا ہے۔ یہ ڈاکٹر امبیڈکر کے اس نظریہ سے بھی متصادم ہوگا جس میں انہوں نے ہر شہری کو برابر کا درجہ دینے کی بات کی تھی۔

ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر کا نقطۂ نظر

ڈاکٹر امبیڈکر نے ہمیشہ اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ پر زور دیا۔ انہوں نے آئین میں اقلیتوں کے مذہبی، تعلیمی اور ثقافتی حقوق کو خاص طور پر محفوظ کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ ایک مضبوط جمہوریت وہی ہے جو ہر طبقے کو اس کی شناخت کے ساتھ جینے کا حق دے۔ اگر وقف املاک پر حکومتی کنٹرول بڑھایا جائے، تو یہ نہ صرف مذہبی آزادی کو متاثر کرے گا بلکہ ڈاکٹر امبیڈکر کی فکر سے بھی انحراف ہوگا۔ وقف ایک مقدس ادارہ ہے، اور اس کے انتظام میں شفافیت اور جوابدہی تو ہونی چاہیے، لیکن اس کی خودمختاری کو ختم کرنا مناسب نہیں۔

نتیجہ

وقف ترمیمی بل کا جائزہ لیتے وقت ہمیں آئین کی دفعات، اقلیتوں کے حقوق اور ڈاکٹر امبیڈکر کے نظریات کو مدنظر رکھنا چاہیے۔ ہندوستان جیسے کثیر مذہبی اور کثیر ثقافتی ملک میں ہر طبقے کو اس کے دینی معاملات میں خودمختاری دینا ہی اصل جمہوریت ہے۔ وقف کی حفاظت اور اس کے بہتر استعمال کے لیے اصلاحات ضرور کی جاسکتی ہیں، لیکن ایسی ترامیم جو اقلیتوں کی آزادی کو محدود کریں، وہ نہ آئینی ہیں اور نہ ہی ڈاکٹر امبیڈکر کے خوابوں کے مطابق۔

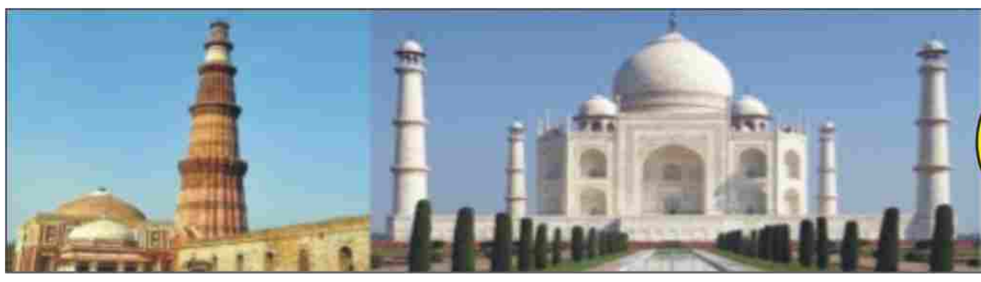

روزنامہ
ورق تازہ
ریاستی-قومی
दैनिक वरक-ए-ताजा
14 April 2025

وقف کا لفظ چھین کر نام بدل کر UMEED ایکٹ رکھ دیا گیا ہے

وقف ترمیمی قانون سے 25 کروڑ مسلمانوں کے بنیادی حقوق چھن جائیں گے۔انڈین یونین مسلم لیگ

ترچی: (پریس ریلیز)۔ انڈین یونین مسلم لیگ (آئی یو ایم ایل) اسٹیٹ ایگزیکٹو کمیٹی کا اجلاس جمعرات گزشتہ 10 اپریل 2025 کو شام 4.00 بجے ارون ہوٹل، ترچی جنکشن میں قومی صدر پروفیسر کے ایم قادر محی الدین کی صدارت میں منعقد ہوا۔اس ایگزیکٹو کمیٹی کے اجلاس کے بعد انڈین یونین مسلم لیگ کے قومی صدر پروفیسر کے ایم۔ قادر محی الدین نے صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ اجلاس میں ریاستی منتظمین اور خصوصی مدعو سمیت 247 ایگزیکٹو کمیٹی کے اراکین نے حصہ لیا۔اس اجلاس میں ہونے والی تمام بات چیت اور فیصلے آپ کے سامنے قراردادوں کی صورت میں پیش کیے گئے ہیں۔تمل ناڈو کے لوگوں کے جذبات کو سمجھتے ہوئے، ہمارے وزیر اعلیٰ ایم کے اسٹالن اچھی حکمرانی فراہم کر رہے ہیں جو کہ نہ صرف تمل ناڈو کے لیے، بلکہ پورے ہندوستان کے لیے ایک نمونہ ہے۔تمل ناڈو حکومت کی طرف سے ریاست تمل ناڈو کے گورنر کے خلاف دائر مقدمات پر بھارتی سپریم کورٹ کے فیصلے کے ساتھ ایک بہت بڑی تاریخ رقم کی ہے۔تمل ناڈو کے گورنر نے ریاستی مقننہ کی طرف سے منظور کردہ قراردادوں اور بلوں کو اپنی منظوری نہ دے کر، یا انہیں صدر کے پاس نہ بھیج کر، یا انہیں واپس کر کے من مانی سے کام لیا۔ہندوستان کے آئین کے آرٹیکل 200 میں کہا گیا ہے کہ ریاستی گورنروں کو اس عمل کو جلد سے جلد کرنا چاہیے۔سپریم کورٹ کا دو دن پہلے کا فیصلہ، جس نے اس شق کی خلاف ورزی کرتے ہوئے تمل ناڈو کے گورنر کے آمرانہ رویے کو ختم کر دیا، تاریخی اہمیت کا ایک شاندار حل ہے۔ہندوستانی آئین میں یہ واضح کیا گیا ہے، ※※ جتنا جلد ممکن ہو ※※ کہا گیا ہے، مطلب یہ ہے کہ ہر چیز کو ایک سے تین ماہ کی مدت میں مکمل کر لینا چاہیے۔ یہ گورنر کو دی گئی وقت کی حد ہے۔سپریم کورٹ کا یہ تاریخی فیصلہ ایک ایسے وقت میں جاری کیا گیا جب تمل ناڈو کے گورنر تمام حدوں کو پار کرتے ہوئے آمرانہ انداز میں کام کر رہے تھے۔اس حکم کے ساتھ، ریاستی گورنر کی طاقت صوابدیدی نہیں ہے۔اس کے برعکس یہ واضح کیا گیا ہے کہ طریقہ کار جمہوری نظام اور قانون کے مطابق چلایا جائے۔اس سلسلے میں، ہماری انڈین یونین مسلم لیگ تمل ناڈو اسٹیٹ ایگزیکٹو کمیٹی کے اجلاس میں،ا اس تاریخی فیصلے کے لیے ایک قرارداد کے ذریعے سپریم کورٹ اور ریاست کے وزیر اعلیٰ، ریاستی حکومت اور اس کیس کو اٹھانے والے وکلاء سمیت سبھی کا شکریہ ادا کیا گیا ہے۔وقف ترمیمی ایکٹ کے خلاف مختلف سیاسی جماعتوں بشمول انڈین یونین مسلم لیگ، دراوڑ منیتر اکزگم، اور انڈین نیشنل کانگریس کی طرف سے مقدمات دائر کئے گئے ہیں۔سپریم کورٹ کے پاس وقف ترمیمی ایکٹ کے نفاذ کو معطل یا عارضی طور پر روکنے کا اختیار ہے، جو اس وقت نافذ العمل ہے۔سیاسی پارٹیوں کا ماننا ہے کہ یہ ایک ایسا قانون ہے جو مکمل طور پر ہندوستانی آئین کے خلاف اور براہ راست متصادم ہے، اور انڈین یونین مسلم لیگ نے بھی اس کی پرزور مخالفت کی ہے۔اسی بنا پر ملک کے عوام توقع کر رہے ہیں کہ سپریم کورٹ اس قانون کو ملتوی کر دے گی یا 16 تاریخ کو اس پر عبوری روک لگا دے گی۔اسی 16 تاریخ کو ہم انڈین یونین مسلم لیگ کی جانب سے کیرالہ میں ایک بہت بڑی ریلی کا انعقاد کر رہے ہیں۔ہم نے اس ایگزیکٹو کمیٹی کے اجلاس میں 18 تاریخ کو تمل ناڈو کے تمام اضلاع میں وقف ترمیمی ایکٹ کے خلاف عوامی جلسے اور مظاہرے کرنے کی قرارداد بھی منظور کی ہے۔یہ احتجاج 16 تاریخ کو سپریم کورٹ کے فیصلے کے مطابق ہوں گے۔اگر سپریم کورٹ وقف ترمیمی ایکٹ کو ملتوی یا عارضی طور پر پابندی لگاتی ہے تو ہمارا 18 تاریخ کو ہونے والے احتجاج اور مظاہرے ملتوی ہو جائیں گے۔سوال: سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد گورنر کے استعفے کے بڑھتے ہوئے مطالبے پر آپ کی کیا رائے ہے؟ جواب: یہ پوزیشن مرکزی حکومت کی طرف سے دی گئی تھی، اس لیے اس کا فیصلہ مرکزی حکومت کو کرنا ہے۔لیکن، میں صرف اتنا کہہ سکتا ہوں - سپریم کورٹ نے ریاستی گورنر کے سر پر ایک بہت بڑی آفت ڈال دی ہے۔سیاسی مبصرین کا کہنا ہے کہ اس سب کے بعد ان کے عہدے پر رہنے کی ساری وجہ مرکزی حکومت ہے۔سوال: آنے والے قانون ساز انتخابات میں ڈی ایم کے اتحاد میں انڈین یونین مسلم لیگ سے کتنی سیٹیں مانگنے کا ارادہ ہے؟ جواب: ایگزیکٹو کمیٹی کے اجلاس میں کوئی قرارداد منظور نہیں کی گئی جس میں یہ طے کیا گیا کہ کتنی نشستیں طلب کی جائیں۔لیکن جیسا کہ ہم پہلے ہی بات کر چکے ہیں، ہم 8 سیٹیں مانگنے کو تیار ہیں۔ ہماری روایت رہی ہے کہ ہم 8 حلقوں سے الیکشن لڑتے ہیں۔سوال: قصور مسلمانوں کا ہے کیونکہ وہ وقف املاک کو صحیح طریقے سے برقرار نہیں رکھتے۔کہا جا رہا ہے کہ بی جے پی حکومت نے وقف ترمیمی ایکٹ کو اس بات پر غور کرنے کے بعد ہی پاس کیا کہ بہت سی بے ضابطگیاں ہوئی ہیں؟ جواب: بی جے پی نے شروع سے ہی یہ کہہ کر مسئلہ اٹھایا کہ یہ وقف ترمیمی ایکٹ ہے۔اس قانون میں اب ان کے اس دعوے کی بنیاد پر ترمیم کی گئی ہے کہ 1995 میں پاس ہونے والے قانون یا 2017 میں پاس ہونے والے ضمنی قانون میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔گزشتہ پارلیمانی انتخابات کے لیے پارٹی کی جانب سے جاری کیے گئے انتخابی منشور میں خود بی جے پی نے کہا تھا کہ وقف ایکٹ پر نظر ثانی اور اس میں ترمیم کی کوشش کرتے ہوئے ہم ہندوستان میں مذہبی اسکالرز سے مشورہ کریں گے، اور یہ کہ ہم وقف ایکٹ میں طویل عرصے سے مہارت رکھنے والی رحمن خان کے مشورے کے بعد وقف ترمیمی ایکٹ لائیں گے۔ وہ انتخابی منشور آج بھی ایک دستاویز کے طور پر موجود ہے۔اگر آپ چاہیں تو جا کر چیک کریں کہ جو معلومات میں آپ کو بتا رہا ہوں وہ موجود ہے یا نہیں۔اب وقف ترمیمی ایکٹ پاس ہو چکا ہے۔موجودہ قانون میں 44 ترامیم کی گئی ہیں۔ ان تمام ترامیم کو لانے سے پہلے، کیا آپ نے کبھی ہندوستان کے اسلامی مذہبی علماء سے مشورہ کیا، جیسا کہ آپ نے اپنے انتخابی منشور میں کہا تھا؟ کیا آپ نے رحمن خان سے مشورہ کرنے پر غور کیا، جو وقف قانون کے ماہر ہیں؟ ہم، انڈین یونین مسلم لیگ کی طرف سے، انہیں اکثر یہ یاد دلاتے رہتے تھے۔اگر اس وقف ایکٹ میں ترمیم کیلئے ہندوستان میں مذہبی اسکالرز سے مشورہ کیا جاتا ہے اور رحمن خان کا مشورہ لیا جاتا ہے، تو ہم، ہندوستانی مسلمان، اس کا تہہ دل سے استقبال کرنے کے لیے تیار ہیں۔ہم نے تمل ناڈو کا دورہ کرنے والی مشترکہ پارلیمانی کمیٹی کے سامنے بھی یہی رائے ظاہر کی۔ ہم دارالحکومت دہلی گئے اور وہاں بھی یہی کہا۔ ہمارے پاس پارلیمنٹ کے 5 ارکان ہیں، جن میں سے سبھی نے مسلسل اسی نکتے پر زور دیا ہے۔لیکن یہ کہنے کے بجائے کہ نریندر مودی کی قیادت والی مرکزی حکومت کو اس کی کوئی فکر نہیں، ان تبصروں کا کوئی مطلب نہیں ہے۔انہوں نے اپنی خواہشات کے مطابق قانون میں تبدیلی کی ہے، وقف ایکٹ میں کچھ نیا شامل کیا ہے جو پہلے موجود نہیں تھا، اور اس قانون کو اس طرح ڈیزائن کیا ہے جو ہندوستانی آئین کی طرف سے لوگوں کو دی گئی مذہبی آزادی کے حق کی مکمل خلاف ورزی کرتا ہے اور مذہب کی بنیاد کو مجروح کرتا ہے۔جب یہ وقف ترمیمی بل پارلیمنٹ میں پیش کیا گیا تو پارلیمانی امور کے وزیر نے اعلان کیا کہ یہ ہندوستانی وقف ایکٹ کو منسوخ کر دے گا، جو 1920 میں نافذ کیا گیا تھا۔ یہ وہ معلومات ہے جس کے بارے میں بہت سے لوگ نہیں جانتے ہیں۔ اس نئی ترمیم میں مسلمانوں کی شناخت کرنے والا کوئی بھی نام قانون میں شامل نہیں کیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ وقف کا لفظ نظر نہیں آتا۔انہوں نے لفظ وقف کو ہٹا کر قانون کا نام Act UMEED رکھ دیا ہے۔ ہم اس کی شدید مخالفت کر رہے ہیں۔کوئی بھی اسے سیاسی احتجاج نہ سمجھے۔ہم سب اس کی مخالفت میں متحد ہیں کیونکہ یہ ایک ایسا قانون ہے جو ہندوستان کے 250 ملین مسلمانوں کے بنیادی حقوق کو مکمل طور پر ختم کر سکتا ہے۔یہ قانون مسلمانوں کو بوہرہ مسلمان، شیعہ، سنی اور پسماندہ مسلمان کے طور پر درجہ بندی کرتا ہے۔تمل ناڈو میں، ہم نے صرف راوتھر، دکنی اور لیپائی کے بارے میں سنا ہے۔ کیا آپ نے کبھی پسماندہ مسلم کے بارے میں سنا ہے؟ نریندر مودی ایک ایسی اصطلاح متعارف کروا رہے ہیں جس کے بارے میں آج تک کسی نے نہیں سنا، اور اس کے بارے میں اس طرح بات کر رہے ہیں جیسے یہ مسلمانوں میں کوئی فرقہ ہو۔اسلامی قانون کا تقاضا ہے کہ ہندوستان کے تمام 250 ملین مسلمان مسلمان رہیں۔لیکن انہوں نے یہ بھی سکھایا ہے کہ مسلمانوں کے مختلف فرقوں جیسے بورا، شیعہ، آغا خانی، پسماندہ اور سنی کا نام لیا جا سکتا ہے اور ان میں باقی تمام فرقوں کے نام بھی شامل کیے جا سکتے ہیں جو اب بھی مسلمانوں میں موجود ہیں۔لہٰذا، اگر وہ ہندوستان میں مسلمانوں کے لیے مسلمانوں کا نام لیے بغیر، وقف ترمیمی قانون، وقف کا نام لیے بغیر لے آئے ہیں، تو وہ یہ بھی دعویٰ کر رہے ہیں کہ یہ مسلمانوں کے تحفظ کے لیے لایا گیا قانون ہے۔درحقیقت یہ مسلمانوں کے تحفظ کا قانون نہیں ہے۔ بلکہ ان کو تباہ کرنے کا منصوبہ ہے۔ان سب باتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے ہم اس قانون کی شدید مخالفت کر رہے ہیں۔ ہم صرف سڑکوں پر اس کی مخالفت نہیں کریں گے۔ ہم عدالت میں بھی احتجاج کریں گے۔ اگر عدالت کا فیصلہ ہمارے حق میں نہیں آیا تو ہمارا احتجاج عدالت میں نہیں رکے گا۔سڑک پر آ رہا ہے۔ یہ سڑک پر نہیں رکتا۔ ہم ابھی نہیں کہہ سکتے کہ یہ کہاں تک جائے گا۔

سوشل کالج میں بین الاقوامی کانفرنس کا انعقاد

مختلف ممالک کے ماہرین بین الاقوامی کانفرنس کے لیے سولاپور میں اکٹھے ہوئے

ہم عصر موضوعات پر تبادلہ خیال

سولاپور: 13/اپریل (اقبال باغبان) 12 اپریل 2025 کو، اندرونی کوالٹی ایشورنس سیل (IQAC)، سوشل آرٹس اینڈ کامرس کالج، سولاپور کے کامرس اینڈ مینجمنٹ ڈپارٹمنٹ کے ذریعے، اور نئی دہلی کے انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ، ٹیکنالوجی اینڈ انوویشن ٹرسٹ کے تعاون سے ایک عظیم الشان بین الاقوامی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ یہ کانفرنس "ہم عصر مسائل: کامرس، مینجمنٹ، آرٹس، ہیومینیٹیز، انجینئرنگ، کمپیوٹر سائنس اور اپلی کیشنز" کے وسیع موضوع پر مبنی تھی، اور اسے ہائبرڈ طریقے سے (ذاتی طور پر اور آن لائن) منعقد کیا گیا۔ اس کانفرنس میں ملکی اور غیر ملکی یونیورسٹیوں کے پروفیسرز، محققین، طلباء اور ماہرین نے شرکت کی۔کانفرنس میں مختلف شعبوں میں ہونے والی پیش رفت، نئی ٹیکنالوجیز، تحقیق اور تعلیمی نقطہ نظر پر گہرائی سے تبادلہ خیال کیا گیا۔افتتاحی اجلاس میں، اہم مہمانوں کے طور پر، افریقی براعظم کے چاڈ ریپبلک کے علی اسفی مہمت، زمبابوے کے کڈزائی گانڈا، اور بنگلہ دیش کی نعیمہ سلطانہ میم اور سعدیہ آفرین موم نے بین الاقوامی کانفرنس میں ذاتی طور پر حصہ لیا اور رہنمائی فراہم کی۔ بین الاقوامی مقررین نے اپنے کلیدی خطابات میں کسی بھی ملک کی ترقی کے لیے ضروری انسانی ترقیاتی انڈیکس اور اس میں تحقیق کی ضرورت پر گہرائی سے رہنمائی کی۔ اسی طرح، نائجیریا کے ساگون سولومن، چیف ایگزیکٹو آفیسر، میڈروس ٹیکنالوجیز نے آن لائن کے ذریعے بدلتی ہوئی عالمی معیشت پر رہنمائی فراہم کی۔ مزید برآں، کالج کی سابق طالبہ منزرین جیلر، جنہوں نے حال ہی میں سیشن جج کا امتحان پاس کیا، نے بین الاقوامی کانفرنس میں رہنمائی کی۔ اس بین الاقوامی کانفرنس میں پیش کیے جانے والے تحقیقی مقالوں کا بین الاقوامی جریدہ معززین کے ہاتھوں جاری کیا گیا۔ دوسرے اجلاس میں کامرس اینڈ مینجمنٹ، بشریات اور زبان کے موضوعات پر 102 تحقیقی مقالے آن لائن اور آف لائن پیش کیے گئے۔اس سیشن کی صدارت سولاپور یونیورسٹی مینجمنٹ کونسل کے پروفیسر ڈاکٹر عائشہ رنگریز، اکیڈمک کونسل کے ممبران پروفیسر ڈاکٹر شیوانند بھانج، پروفیسر ڈاکٹر غوث شیخ، اور ممبئی یونیورسٹی کے ایڈووکیٹ نائر نے کی۔اختتامی اجلاس کے اہم مہمان، پرنسپل ڈاکٹر ببروواہن رونگے، پرنسپل اور بانی سیکرٹری، سویری پنڈھر پور نے شرکاء کو اسٹارٹ اپس اور نوجوانوں کے کردار کے بارے میں رہنمائی فراہم کی۔معزز مقررین اور منتظمین نے پروگرام کی تعریف کی اور کہا کہ اس سے طلباء کو بین الاقوامی سطح پر خیالات کا تبادلہ کرنے اور اپنے علم کو بڑھانے کا موقع ملا۔اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لیے کالج کے انچارج پرنسپل اور بین الاقوامی کانفرنس کے صدر پروفیسر ڈاکٹر اقبال تمبولی، ڈیپارٹمنٹ ہیڈ اور کانفرنس کے کنوینر سولاپور یونیورسٹی سینیٹ ممبر پروفیسر ڈاکٹر زین الدین ملا، نئی دہلی انسٹی ٹیوٹ کے صدر اور پرنسپل ڈاکٹر انور شیخ، کالج کے اساتذہ اور غیر تدریسی عملے نے خصوصی محنت کی۔مختلف معززین نے رائے دی کہ یہ کانفرنس تعلیم اور تحقیق کے میدان میں سنگ میل ثابت ہوگی۔

پائپ لائن کی مرمت میں تاخیر کے باعث کراچی میں پانی کا بحران مزید گہرا ہوا

کراچی-13/اپریل-ایم این این-کراچی پانی کی ایک اہم سپلائی لائن پر جاری مرمت کے کام کے بعد پانی کے شدید بحران سے دوچار ہے، جس نے گزشتہ دو دنوں کے دوران 400 ملین گیلن سے زیادہ پانی تک رسائی میں خلل ڈالا ہے۔کراچی واٹر اینڈ سینی ٹیشن کارپوریشن (KWSC) کے مطابق، مرمت کے عمل میں کم از کم دو دن لگنے کی امید ہے، جس سے شہر کے تقریباً 40 سے 50 فیصد حصے کو پانی کی شدید قلت کا سامنا ہے۔شہر کے پرانے پائپ لائن نیٹ ورک میں ایک سے زیادہ لیک اور پھٹنے، پمپنگ اسٹیشنوں پر بجلی کی مسلسل بندش کی وجہ سے، نے بحران کو جنم دیا ہے۔ ان بار بار آنے والے مسائل نے پہلے سے زیادہ بوجھ والے پانی کی تقسیم کے نظام کو شدید متاثر کیا ہے۔

ملالہ نے پاکستان سے افغان لڑکیوں کی ملک بدری روکنے کا مطالبہ کیا

کابل-13/اپریل-ایم این این-نوبل امن انعام یافتہ ملالہ یوسفزئی نے پاکستان سے غیر دستاویزی افغان شہریوں بالخصوص خواتین اور لڑکیوں کی ملک بدری پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔اپنی تنظیم، ملالہ فنڈ کے ذریعے، اس نے پاکستانی حکومت پر زور دیا کہ وہ افغان شہریوں کی جبری بے دخلی کو روکے، جن میں سے کئی برسوں سے ملک میں رہ رہے ہیں۔بیان میں طالبان کے دور حکومت میں افغان خواتین اور لڑکیوں کو درپیش خطرات پر روشنی ڈالی گئی، اس بات پر زور دیا گیا کہ ان کو ایسے حالات میں واپس کرنے سے ان کی حفاظت کو شدید خطرات لاحق ہیں۔ملالہ فنڈ نے مزید کہا کہ جبری ملک بدری بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی ہے اور پاکستان میں طویل عرصے سے پناہ لینے والے معصوم لوگوں کے لیے اہم چیلنجز پیدا کرتی ہے۔ملالہ کا یہ تبصرہ ملک بھر میں غیر دستاویزی افغان شہریوں کے خلاف جاری کریک ڈاؤن کے درمیان آیا ہے۔

ٹورنٹو ریلی میں بلوچ رہنما مہرنگ بلوچ کی رہائی کا مطالبہ

ٹورنٹو-13/اپریل-ایم این این-بلوچ ہیومن رائٹس کونسل آف کینیڈا نے 12 اپریل کو ٹورنٹو میں ایک احتجاجی مارچ کیا، جس میں مہرنگ بلوچ اور بلوچ یکجہتی کمیٹی (بی وائی سی) کے دیگر رہنماؤں کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا گیا، جو اس وقت حراست میں ہیں۔منتظمین نے کہا کہ یہ احتجاج ایک وسیع یکجہتی مہم کا آغاز ہے جس میں ان کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا ہے جسے انہوں نے پاکستانی حکومت کی طرف سے غیر قانونی حراست سے تعبیر کیا ہے۔کونسل کے مطابق ریلی کا اہتمام بلوچوں کی حمایت میں کیا گیا تھا، جو اس وقت کوئٹہ کی ہدہ جیل میں قید ہیں اور دیگر سیاسی کارکنان ہیں۔کونسل کے ایک رکن نے کہا، "ہم آج یہاں بلوچ سیاسی کارکنوں، خاص طور پر اپنی خواتین، لڑکیوں اور بیٹیوں کی رہائی کے لیے موجود ہیں۔انہیں پاکستانی حکومت نے، پاکستانی ریاست کے ذریعے غیر قانونی طور پر اغوا کیا ہے۔"ہجوم میں سے ایک رکن نے کہا کہ ہم آج یہاں انسانی حقوق کی کارکن ڈاکٹر مہرنگ بلوچ کی گرفتاری پر تشویش کا اظہار کرنے کے لیے جمع ہوئے ہیں، جو ریاست پاکستان کی جانب سے جبری گمشدگیوں اور مظالم کے خلاف بلوچستان میں ایک بڑی آواز ہیں، انہیں اس وقت قید کیا گیا جب وہ اسپتال کے باہر احتجاج کر رہی تھیں جہاں بہت سے لوگوں کی لاشیں لا کر ان کے اہل خانہ کو زبردستی لاپتہ کرنے کے لیے پریشان کیا گیا تھا۔انہیں تشدد کا نشانہ بنایا جا رہا تھا (اس نے) ان لاشوں کی شناخت کرنے اور ان کے لواحقین کو گرفتار کرنے کا مطالبہ کیا۔

خالصتان کے حامیوں پر برطانوی حکومت کا سخت موقف

لندن-13/اپریل-ایم این این-حالیہ دنوں میں، برطانیہ میں خالصتانی سرگرمیوں میں مسلسل اضافہ ہوا ہے، جس کے نتیجے میں یو کے حکومت پر خالصتان کے حامیوں کے خلاف سخت رویہ اپنانے کے لیے دباؤ بڑھ رہا ہے۔ حال ہی میں، یو کے چیریٹی کمیشن نے سلوو گرودوارہ صاحب کے لیے خالصتان کے حامی بینرز کو فوری طور پر ہٹانے کے لیے ایک آخری تاریخ مقرر کی ہے۔اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ برطانیہ کی حکومت مستقبل قریب میں خالصتانی عناصر کے خلاف مزید سخت کارروائیاں کر سکتی ہے۔2019 میں، ہندوستانی صحافی لووینا ٹنڈن نے گردوارہ صاحب کے دورے کے دوران، پورے احاطے میں کئی خالصتانی بینرز کو دیکھا۔اس نے اس کی اطلاع چیریٹی کمیشن کو دی، جس نے پھر کارروائی شروع کی۔اس کے بعد سے گوردوارہ کمیٹی اور کمیشن کے درمیان متعدد میٹنگیں ہو چکی ہیں۔گو کہ گوردوارہ کمیٹی نے خالصتانی حامیوں کے خلاف مسلسل نرم رویہ اختیار کیا، کمیشن نے ان کے موقف کو نظر انداز کیا اور اپنا فیصلہ کیا۔نتیجے کے طور پر، خالصتانی بینرز کو اب گوردوارے سے ہٹا دیا جانا چاہیے۔دریں اثناء ہندوستان میں حالیہ مہینوں میں خالصتانی سرگرمیوں میں بھی اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔رام نومی کے موقع پر، پنجاب میں مندروں پر حملہ کرنے کے منصوبے کی اطلاع ملی، حالانکہ یہ منصوبے بالآخر ناکام رہے۔مزید برآں، خالصتانی رہنما گروپتون سنگھ پنن نے حال ہی میں ڈاکٹر بی آر کے مجسمے کو نقصان پہنچانے کی دھمکی دی تھی۔امبیڈکر۔اس سے نہ صرف پنجاب بلکہ جموں و کشمیر میں بھی غم و غصے کی لہر دوڑ گئی ہے، جہاں دلت برادری کے افراد نے پنن کے پتلے جلائے ہیں۔یہ قیاس آرائیاں بھی کی جا رہی ہیں کہ بی جے پی لیڈر منورنجن کالیا کی رہائش گاہ پر گرینیڈ حملے میں خالصتانی عناصر ملوث ہو سکتے ہیں۔

پسنی میں نوجوان کے بہیمانہ قتل کے خلاف احتجاجی مظاہرہ

بلوچستان-13/اپریل-ایم این این-بلوچستان کے ضلع گوادر کے قصبے پسنی میں ساحل گلاب نامی نوجوان کے المناک قتل کے ردعمل میں جمعرات کو ایک بڑی احتجاجی ریلی نکالی گئی۔بلوچستان پوسٹ کے مطابق مظاہرین نے اپنا مارچ پسنی فش ہاربر جیٹی سے شروع کیا اور پسنی پریس کلب پر اختتام پذیر ہوا۔ریلی میں خواتین، سیاسی و مذہبی شخصیات، سماجی کارکنوں، تاجروں، ماہی گیروں اور سول سوسائٹی کے ارکان سمیت زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے سینکڑوں افراد نے شرکت کی۔دی بلوچستان پوسٹ کی خبر کے مطابق، مظاہرین نے ساحل کے قتل پر گہرے رنج اور غم و غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس واقعے نے کمیونٹی کو شدید پریشان کر دیا ہے اور والدین، خاص طور پر چھوٹے بچوں والے، خوفزدہ اور فکر مند ہو گئے ہیں۔مظاہرین کے مطابق ساحل ایک طالب علم تھا جو لاپتہ ہو گیا تھا اور بعد میں اس کی لاش سڑک کے کنارے سے مسخ شدہ حالت میں ملی۔انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اس طرح کے گھناؤنے فعل کا ارتکاب صرف وہی افراد کر سکتے ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ قانون سے بالاتر ہیں اور انہیں انصاف یا احتساب کا خوف نہیں ہے۔ایک متعلقہ اقدام میں، پسنی میں گوادر بار ایسوسی ایشن نے ساحل کے خاندان کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لیے اسی دن عدالتی کارروائی کا بائیکاٹ کیا۔

بزم خلوص کا سالانہ ۲۲/واں تراویح امام حفاظ کرام کا تاریخ ساز پروگرام کامیابی سے ہمکنار

مالیگاؤں: 13/اپریل: الحمدللہ شہر عزیز کا اپنا محبوب ادارۂ بزم خلوص کے زیر انصرام مورخہ 28/مارچ 2025ء بروز سنیچر کو بعد نماز عصر فوراً بزم خلوص کا سالانہ 22/واں تراویح امام حفاظ کرام، موذن کا ایک بامقصد پروگرام منعقد کیا گیا۔صاحبان اعزاز تراویح امام کی خاموش خدمات و اعتراف کے عوض گزشتہ سال کی طرح امسال بھی ان کی خدمت میں ایک ایک جوڑا کپڑا، ٹوپی، رومال، سرمہ وغیرہ معزز علماء کرام و دینی، ملّی، سماجی، سیاسی، ادبی شخصیات کے ہاتھوں امسال بھی 12/موذنین اور حفاظ کرام کو تحفے سے نوازا گیا اور ان کی حوصلہ افزائی و سراہنا کی گئی جس میں افطار اور دعوت طعام کا نظم رہا۔یہ پروگرام بیادگار مرحوم حاجی محمد اسمٰعیل نیشنل والے بالخصوص حاجی آصف صاحب نیشنل والے کی سرپرستی حاصل رہی۔ البتہ صدر بزم خلوص مالیگاؤں جناب آزاد انور (شاعر اسلام) کی زیر سرپرستی اس پروگرام کی بہ حیثیت ایک ذمہ دار کے موصوف ہر سال اس کام کو انجام دینے میں بے پناہ ان کی محنتیں شامل حال رہی ہے۔ اس کے علاوہ دیگر پروگرامات کو منعقد کرنے اور ہر اچھے کام کرنے والے خادمین کے سدباب ان کی حوصلہ افزائی وسراہنا کرنا لوگوں کو جوڑنے اور بلاتفریق مسلک زبان اُردو کے فروغ کے ساتھ دین متین کے خادمین نیز دینی، ملّی، سماجی، ادبی، فلاحی کاموں کو فروغ دینے والوں کے اعزاز میں ہمیشہ جناب آزاد انور صاحب سرگرم عمل رہنے والی شخصیت ہے۔ اپنی شخصی مفاد سے اٹھ کر لوگوں کو اولیت دینا اور لوگوں کی حوصلہ افزائی کرنا یہ ایک مشن کو لے کر چلنے والی نامور خادم کی زندہ جیتی جاگتی مثال ہے۔اس بات پر معززین شہر نے انھیں مبارکباد دی اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔اس سلسلہ کو ادارۂ بزم خلوص نے جاری وساری رکھا۔ اس بات سے متاثر ہو کر ہر شخص نے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔مہمانان کرام وعلماء کرام، صوفیاء کرام، حفاظ کرام، شعرائے کرام، قاریٔ قرآں صاحبان نے اپنی دعاؤں سے نوازا۔ آغاز پروگرام حافظ سفیان احمد جمالی کی تلاوتِ قرآن پاک سے عمل میں آیا۔صدارت جناب حافظ وقاری طفیل احمد محمدی (استاذ دارالعلوم محمدیہ) نے فرمائی۔تحریک و تائید صدر ابنائے قدیم جناب حضرت مولانا سفیان جمالی صاحب نے پیش کی۔ بارگاہ رسالت مآبؐ میں نہال احمد اشرفی صاحب نے نعت پاک کا نذرانہ پیش کیا۔ارباز طاہر جناب آزاد انور کے فرزند نے بڑے دلنشین انداز میں ماہ رمضان کے عنوان پر الوداعی کلام پیش کیا جسے بے حد پسند کیا گیا اور حاضرین مجلس سامعین نے نذرانوں و دعاؤں کے ساتھ داد و تحسین سے نواز۔صدر حفاظت گروپ مالیگاؤں و حفاظت میڈیا کے ڈائریکٹر محمد عارف نوری صاحب نے بڑی جامع و مختصراً اپنے تاثرات پیش کئے۔ خصوصاً تراویح امام و بزم خلوص کے صدر و اراکین کو مبارکباد و نیک خواہشات پیش کی۔ابتدا میں خانقاہ آشیانہ مجددی فاؤنڈیشن کے صدر مولانا عبدالرشید مجددی صاحب نے بزم خلوص کے حوالوں سے اجمالی تعارف پیش کیا کہ ہمارا مقصد لوگوں کو جوڑنا ہے اور ادارۂ بزم خلوص ادبی دنیا سے لے کر سوشل کاموں کے ساتھ دینی و خیر کے کاموں کو انجام دیتے آ رہا ہے۔ اس ادارے کو اپنا سفر طے کرتے ہوئے 26 ویں سال میں داخل ہے نیز تراویح امام کو تحفے وغیرہ دینے کا سلسلہ تقریباً 22/سالوں سے اپنی خاموش خدمات انجام دے رہا ہے۔جس میں سرپرست مولانا طفیل محمدی، مولانا سفیان جمالی، رکن مولانا عبدالرشید مجددی، جناب ساجد نیّر، جناب حافظ زبیر غازی، جناب حافظ ریحان، جناب حاجی عقیل احمد، جناب نہال احمد اشرفی، حافظ سفیان جمالی و جملہ اراکین دیگر ممبران کی کوششوں کو سلام پیش کرتے ہیں۔اللہ پاک ان کی محنتوں کو شرفِ قبولیت بخشے اور صدر محترم آزاد انور صاحب اور ادارہ کو ہمیشہ ترقی سے نوازے نیز اللہ پاک نظر بد سے بچائے۔ آمین ۔ شروع سے آخر تک بزم خلوص کے رکن مولانا عبدالرشید مجددی صاحب نے بہ حسن خوبی کے ساتھ نظامت کے فرائض انجام دیئے اور آخر میں صدر مجلس نے خطبہ دیا۔مولانا قاری طفیل احمد صاحب محمدی نے دعا فرمائی۔ بطورِ مہمان حافظ صدر الدین جمالی، اختر انصاری، سلیم رضوی، لقمان انصاری، قاری عبیدالرحمن، مولانا قاری رضوان احمد، شکیل مقادم، لقمان بھائی، حاجی عقیل احمد، ریاض احمد، حاجی لئیق احمد دیگر معزز شخصیت رونق تقریب رہے۔ ناظم مجلس کے رسم شکریہ کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

تبت کے کارکنوں نے ویتنام میں تبتی رہنما کی مشتبہ موت کی تحقیقات کا مطالبہ کیا

لہاسا-13/اپریل-ایم این این-تبت کے عالمی وکالت گروپوں نے شدید تشویش کا اظہار کیا ہے اور تلکو ہنگکر ڈورجے رنپوچے کی موت کی مکمل اور شفاف تحقیقات پر زور دے رہے ہیں، ایک انتہائی قابل احترام تبتی لامہ جو گزشتہ ماہ ویتنام میں چینی حکام کی حراست میں مشتبہ حالات میں ہلاک ہو گئے تھے۔جمعہ کے روز، جلاوطن تبتیوں نے تبتی مذہبی رہنما رنپوچے (56) کی موت پر سوگ منانے کے لیے دھرم شالہ (انڈیا) میں بھی ایک شمع روشن کی، جس نے تبت میں چینی حکام کی جانب سے ہراساں کیے جانے کے بعد مبینہ طور پر ویتنام میں پناہ لی تھی، کیونکہ تبتی زبان کے تحفظ میں ان کے فعال کردار کی وجہ سے، ہو کو ایک سے زیادہ ثقافتی ذرائع سے گرفتار کیا گیا تھا۔25 مارچ کو ایک آپریشن کے دوران ویتنام کی پولیس اور چینی ایجنٹوں کو شامل کرنے کے لیے کہا گیا۔ اس کے چند دن بعد 29 مارچ کو مبینہ طور پر دوران حراست انتقال ہو گیا۔ ویتنام کے حکام نے کہا ہے کہ ان کی موت دل کا دورہ پڑنے سے ہوئی، اس کے باوجود ان کے خاندان کو کوئی سرکاری دستاویزات فراہم نہیں کی گئیں اور نہ ہی ان کی لاش تک رسائی دی گئی۔ شفافیت کی کمی نے تبتی کمیونٹیز اور انسانی حقوق کی تنظیموں میں عالمی تشویش کو جنم دیا ہے۔ اشتہار صورتحال کی نزاکت کو بڑھاتے ہوئے، بین الاقوامی تبت نیٹ ورک نے چینی صدر شی جن پنگ کے 14-15 اپریل کو طے شدہ ویتنام کے سرکاری دورے کے وقت پر گہری بے چینی کا اظہار کیا۔ کارکنوں کو خدشہ ہے کہ یہ دورہ چین اور ویتنام کے درمیان سیاسی حساسیت اور سفارتی تعلقات کی وجہ سے دورجے کی موت کی منصفانہ اور کھلی تحقیقات میں مداخلت یا روک سکتا ہے۔ تبت کے جلاوطنوں اور تبت کے عالمی حمایتی گروپوں نے رنپوچے کی میراث کے احترام اور ان کی موت کے حالات کے بارے میں وضاحت اور انصاف کا مطالبہ کرنے کے لیے احتجاج شروع کیا ہے۔ رنپوچے کے کزن، گولوگ تسیرنگ نے کہا، "تبت میں تبتی مسلسل خوف کے ساتھ رہتے ہیں-- وہی خوف رنپوچے نے ہماری زبان اور ثقافت کا دفاع کرتے ہوئے برداشت کیا۔ اس نے اپنی خاموش طاقت سے ہمیں امید دلائی۔ ان کی موت کے بارے میں جان کر ایسا محسوس ہوا کہ ہم اپنا ایک حصہ کھو رہے ہیں۔ ہم دنیا سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے خاندان کے ساتھ کھڑے ہو اور انصاف کے ساتھ۔ ہمیں پڑھنے کی ضرورت ہے"۔ رنپوچے کی باقیات واپس کر دی گئیں تاکہ ہم اپنی روایات کے مطابق ان کا احترام کر سکیں۔" بین الاقوامی تبت نیٹ ورک کے تنزین یانگزوم نے کہا، "تلکو ہنگکر دورجے رنپوچے کی ویتنام میں اس طرح کے مشکوک حالات میں موت ایک المیہ سے زیادہ ہے- یہ ایک سیاسی اور اخلاقی غم و غصہ ہے۔ یہ قابل احترام تبتی لامہ صرف پراسرار طور پر بیرون ملک مرنے کے لیے ظلم و ستم سے بھاگا۔ ہم رنپوچے، ان کے خاندان اور تمام تبتیوں کے لیے انصاف کا مطالبہ کرتے ہیں۔

امریکہ نے فلپائن کی فوجی صلاحیتوں کو مضبوط کرنے کا منصوبہ بنایا

منیلا، 13 اپریل-ایم این این-امریکہ نے فلپائن کی فوجی صلاحیتوں کو مضبوط کرنے اور مشترکہ فوجی مشقوں کو بڑھانے کا منصوبہ بنایا ہے۔ منیلا کے دفاعی سربراہ کے مطابق، واشنگٹن اور بیجنگ کے درمیان بڑھتی ہوئی کشیدگی کے درمیان یہ فیصلہ لیا گیا ہے۔تائی پے ٹائمز کے مطابق، فلپائن کے وزیر دفاع گلبرٹو ٹیوڈورو نے جمعرات کو منیلا میں ایک انٹرویو میں کہا کہ ملک کو توقع ہے کہ وہ 2029 تک امریکہ سے 500 ملین امریکی ڈالر کی مسلسل سالانہ دفاعی فنڈنگ حاصل کرے گا تاکہ اپنی فوج کو مضبوط کیا جا سکے اور خطے میں چین کے "جارحانہ" اقدامات کا مقابلہ کیا جا سکے۔ تیوڈورو نے کہا، "چین کے جارحانہ رویے کی وجہ سے یہ کسی کے لیے بھی دماغی کام نہیں ہے۔ ڈیٹرنس، مشترکہ لچک اور اتحاد کی تعمیر کے لیے کوششیں تبدیل نہیں ہوں گی۔" جیسا کہ امریکہ اور چین کے درمیان تجارتی اور جغرافیائی سیاسی کشیدگی میں شدت آتی جا رہی ہے، فلپائن بیجنگ کے خلاف پیچھے ہٹنے میں ٹرمپ انتظامیہ کا کلیدی شراکت دار بن گیا ہے، خاص طور پر جب چین بحیرہ جنوبی چین جیسے علاقوں میں اپنے فوجی قدموں کو بڑھا رہا ہے۔ پچھلے مہینے، امریکی وزیر دفاع پیٹ ہیگستھ نے اپنے ایشیا کے دورے پر منیلا کو پہلا پڑاؤ بنایا، جہاں انہوں نے "آہنی پوش" امریکہ۔فلپائن اتحاد کو مضبوط بنانے کے منصوبے بنائے۔ٹرمپ انتظامیہ نے حال ہی میں کانگریس کو منیلا کو F-16 لڑاکا طیاروں کی 6.5 بلین ڈالر کی ممکنہ فروخت کے بارے میں بتایا کہ محکمہ کو فوجی امداد بھی خارج کر دی ہے۔فلپائن امریکی حمایت پر انحصار کر رہا ہے کیونکہ وہ علاقائی پانیوں میں چین کے وسیع علاقائی دعوؤں کو چیلنج کرنا چاہتا ہے۔تائی پے ٹائمز کے مطابق، وزیر دفاع گلبرٹو ٹیوڈورو نے کہا کہ ابتدائی امریکی فنڈنگ سے منیلا کو متنازعہ پانیوں کی بہتر نگرانی کے لیے آلات حاصل کرنے میں مدد ملے گی۔ تاہم، فلپائن اپنا درمیانی فاصلے تک مار کرنے والے میزائل سسٹم کو جلد از جلد حاصل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ زیر غور ایک آپشن زمین پر چلنے والے ٹائفون میزائل سسٹم کی خریداری ہے، جسے امریکہ نے گزشتہ سال مشترکہ فوجی مشقوں کے دوران فلپائن میں تعینات کیا تھا۔ ٹائیفون سسٹم، جو ٹماہاک کروز میزائلوں کو لانچ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے جو چین کے اہم حصوں تک پہنچ سکتا ہے، بیجنگ کی طرف سے سخت اعتراضات اٹھائے گئے۔

وپل امرت لال شاہ کا کمانڈو: ایک ون مین آرمی کو 12 سال مکمل! سب سے کامیاب ایکشن فرنچائزز میں سے ایک!

ممبئی: 13/اپریل (ایم ملک) تفریحی صنعت میں، کچھ فلم ساز اپنے ناظرین کو ایک ایسی فلم دیتے ہیں جو اپنے منفرد عناصر کی وجہ سے ان کے ساتھ طویل عرصے تک رہتی ہے۔ ایسے ہی ایک فلم ساز وپل امرت لال شاہ ہیں، جنہوں نے ہمیں کمانڈو: اے ون مین آرمی-ایک ایسی فلم دی جو سب سے کامیاب ایکشن فرنچائزز میں سے ایک بن گئی۔ پروڈیوسر نے، کہانی سنانے کے اپنے منفرد انداز کے ساتھ، ایک زبردست ایکشن ہیرو، ایک زبردست ولن، اور ناقابل یقین حد تک دل لگی کہانی کے ساتھ ایک ایکشن فلم پیش کی۔ آج، فلم 12 سال مکمل کر رہی ہے، اور یہ ہر تفریحی عنصر کو یاد رکھنے کے قابل ہے۔ پروڈیوسر وپل امرت لال شاہ نے کمانڈو: اے ون مین آرمی کے ساتھ جس طرح کا اثر پیدا کیا ہے وہ واقعی قابل ذکر ہے۔ پہلی اور سب سے بڑی وجہ پاور پیک ایکشن ہیرو ودیوت جموال ہیں، جنہوں نے کمانڈو کا کردار ادا کیا ہے جیسا کہ کوئی اور نہیں کر سکتا۔ چاہے اس کی مارشل آرٹ کی مہارت ہو، اس کی ایم ایم اے طرز کی لڑائی، اس کی ناقابل یقین جسم ہو یا اس کی کمانڈنگ شخصیت - سب کچھ بالکل پرفیکٹ تھا۔ اس کے مقابلے میں ایک اور بھی خطرناک ولن تھا، جئے دیپ اہلاوت - ایک کردار جس کی موجودگی بہت خطرناک ہے، خاص طور پر اس کی خوفناک سفید آنکھیں۔ اس نے واقعی اپنی ظاہری شکل سے سامعین کو خوفزدہ کر دیا۔ اس کے علاوہ، پوجا چوپڑا خاتون مرکزی کردار کے طور پر بالکل فٹ تھیں۔ ودیوت کے ساتھ اس کی کیمسٹری دلکش تھی، اور اس نے اس کردار کو خوب نبھایا۔ پروڈیوسر وپل امرت لال شاہ کو اس شاندار کاسٹنگ کے لیے مبارکباد۔ ہندوستان کے سب سے باصلاحیت ایکشن ہیرو ودیوت جموال کو دریافت کرنے سے لے کر ہمیں سب سے زیادہ خوفناک ولن دینے تک، بنانے والوں نے واقعی ایک ایکشن فرنچائز فراہم کی ہے جیسا کہ کوئی اور نہیں۔ یہ فلم مہاکاوی ایکشن سیکوئنس سے بھری ہوئی تھی - جسے ودیوت نے حقیقت پسندانہ انداز میں ادا کیا تھا - جس نے اس کی مارشل آرٹ کی مہارت کو بہترین طریقے سے دکھایا۔ یہیں پر وپل امرت لال شاہ جیسے پروڈیوسر کہانی سنانے کے اپنے منفرد انداز سے چمکتے ہیں۔ اب، جیسا کہ فلم اپنی ریلیز کے 12 سال مکمل کر رہی ہے، یہ ہندوستانی سنیما کی سب سے بڑی ایکشن فرنچائز کے طور پر فخر کے ساتھ کھڑی ہے جس کے بعد کمانڈو 2 اور کمانڈو 3 نامی دو سیکوئل ریلیز ہوئے۔

ناندیڑ شہر و ضلع میں غیر موسمی بارش

ممبئی/ناندیڑ:13/اپریل (ورق تازہ نیوز) ریاست میں بے موسمی بارش کا سلسلہ جاری ہے اور پچھلے کچھ دنوں سے ہو رہی بارش نے کسانوں کو بھاری نقصان پہنچایا ہے۔ جس سے ہاتھ آئی فصلیں تباہ ہو رہی ہیں۔ دریں اثنا، آج ایک بار پھر تیز ہواؤں کے ساتھ بارش نے ریاست کے کئی حصوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ جلگاؤں ضلع میں مسلسل دوسرے دن ژالہ باری کے ساتھ غیر موسمی بارش ہو رہی ہے۔ جلگاؤں، یاول اور چوپڑا تعلقہ کے کئی علاقوں میں ژالہ باری کے ساتھ بارش باری ہوئی۔ چوپڑا تعلقہ کے اڈواد، دھنورا اور بیتاولی شیوارا میں شدید ژالہ باری ہوئی ہے۔ دوسری طرف، جلگاؤں تعلقہ کے بھڈلی، کھیڑی بھوکر، بھوکر، یاول تعلقہ کے موہڑالہ ساوکھیڑا سمیت دیگر دیہاتوں میں بھی ژالہ باری ہوئی ہے۔ اس ژالہ باری سے ربیع کی فصلوں بشمول گندم، (گیہوں) پیاز، کیلا، مکئی اور دیگر فصلوں کے ساتھ ساتھ پھلوں کی فصلوں کو بھی شدید نقصان پہنچا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق چوپڑا تعلقہ میں تقریباً 350 ہیکٹر پر فصلوں کو نقصان پہنچا ہے۔ جب صبح گرم تھی تو دوپہر کو اچانک بادل چھٹ گئے اور بارش ہونے لگی۔

دوسری طرف پونے ضلع کو بھی بارش نے شدید نقصان پہنچایا ہے۔ پونے ضلع کے جنار تعلقہ کے کئی گاؤں میں آج تیز ہواؤں اور بجلی گرنے کے ساتھ موسلادھار بارش ہوئی۔ اس اچانک بارش سے کسانوں کو بھاری نقصان ہوا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ باغات کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ تاہم دوسری جانب بارش نے ہوا میں ٹھنڈی ہوا پیدا کردی جس سے شہریوں کو شدید گرمی سے راحت ملی۔ مراٹھواڑہ کے ناندیڑ شہر و دیہی علاقوں میں بھی آج دوپہر بعد اچانک موسم تبدیل ہوگیا اور تقریباً دوپہر بعد تیز ہواؤں کیساتھ موسلادھار بارش ہوتی رہی۔ نصف گھنٹہ تک اچھی بارش ہوئی مگر بعد میں دھوپ نکل آئی۔ محکمہ موسمیات نے جمعہ کو دوپہر موسم کا الرٹ جاری کرتے ہوئے کہا تھا کہ مراٹھواڑہ کے ناندیڑ ضلع میں 13 اور 14/اپریل کو غیر موسمی بارش ہوگی اور تیز رفتار سے ہوائیں چلیں گی۔ اس بارش سے فصلوں کو نقصان پہنچا ہے۔ اپریل کے مہینہ میں اب تک ضلع و ریاست میں غیر موسمی بارش کئی بار ہوئی ہے۔

ضلع میں اہلیا دیوی ہولکر کی یادگار تعمیر کی جائے گی

چیئرمین رام شندے کا پسماندہ طبقات کیلئے کام کرنے پر توجہ دینے کا یقین دلایا

ناندیڑ: 13 اپریل:-(ورق تازہ نیوز) ضلع میں کئی سالوں سے اہلیہ دیوی ہولکر کی یادگار کی تعمیر کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ قانون ساز کونسل کے چیئرمین پروفیسر رام شندے نے یقین دہانی کرائی کہ اس مطالبے کے مطابق، اگلے سال، یعنی ان کے 301 ویں یوم پیدائش پر، پونیاشلوکا اہلیا دیوی ہولکر کی ایک یادگار تعمیر کی جائے گی۔ آج ناندیڑ کے کوٹھہ کے ماتوشری منگل کھریا میں دھنگر برادری کی جانب سے ایک پروقار تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ وہ اس وقت گفتگو کر رہے تھے۔ انہوں نے یقین دلایا کہ معاشرے کے محروم، استحصال زدہ اور نظر انداز طبقات کی فلاح و بہبود کے لیے جو بھی کام کیا جا سکتا ہے اس پر زور دیا جائے گا۔ اس موقع پر سابق وزیر اعلیٰ اور ایم پی اشوک چوہان، ایم ایل اے بالاجی کلیانکر، ایم ایل اے بابو راؤ کوہلیکر، ایم ایل اے آنند راؤ بونڈھارکر، ایم ایل اے شریجیا چوان اور دیگر کئی عہدیدار موجود تھے۔ اب تک، دھنگر برادری کی ترقی کے لیے آئینی ذرائع سے جو کچھ کیا جا سکتا ہے، وہ کیا جا چکا ہے۔ سپیکر، پروفیسر، نے یقین دلایا کہ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کام کرنے پر زور دیا جائے گا کہ پسماندہ گروہوں کو آئینی ذرائع سے، قواعد کے دائرہ کار میں انصاف فراہم کیا جائے۔ رام شندے نے دیا۔ معاشرے کے تمام مطالبات کو حکومت تک مثبت انداز میں پیش کیا جائے گا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ان کاموں کو مکمل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ مراٹھواڑہ کے مسائل کو حل کرنے کی کوششیں۔ ایم پی اشوک چوان مہاراشٹر میں نچلی سطح کے پسماندہ طبقات کو انصاف فراہم کیا جائے۔ اس کے لیے سب کا مل کر کام کرنا ضروری ہے۔ پسماندہ طبقات کو قانونی ذرائع سے پائیدار ریزرویشن ملنا چاہیے۔ رکن پارلیمنٹ اشوک چوہان نے کہا کہ آئینی طریقوں کو اپناتے ہوئے پسماندہ گروہوں کے مسائل کو حل کرنے پر زور دیا جائے گا۔ ایم پی اشوک چوان نے یہ بھی بتایا کہ ناندیڑ کے ترقیاتی کاموں کے سلسلے میں حکومتی سطح پر مطالبہ کیا گیا ہے اور وزیر اعلیٰ نے یقین دلایا ہے کہ اس سلسلے میں جلد ہی حکومتی سطح پر فیصلہ لیا جائے گا۔ انہوں نے یہ خیال بھی ظاہر کیا کہ مہاراشٹر میں پسماندہ مراٹھواڑہ خطہ کے مسائل کو حل کرنے کے لیے سب کا تعاون ضروری ہے۔ اس موقع پر ایم ایل اے بالاجی کلیانکر، ایم ایل اے بابوراؤ کوہلیکر، ایم ایل اے شریجیا چوان، اور ایم ایل اے آنند راؤ بونڈھارکر نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ نیز، تمام ایم ایل ایز نے مطالبہ کیا کہ حکومت ناندیڑ ضلع میں دھنگر برادری کے مطالبات کی پیروی کرے، اسپیکر پروفیسر میڈ ٹو رام شندے نے کہا۔ اس کے علاوہ چیئرمین پروفیسر رام شندے کو ان کے بلا مقابلہ اسپیکر منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اس موقع پر چیرمین پروفیسر رام شندے کو دھنگر برادری کی جانب سے مبارکباد پیش کی گئی۔

وقف ترمیمی قانون کے خلاف تمام تنظیموں کو متحدہ ہونا چاہیے

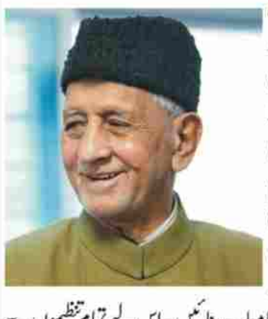

ناندیڑ: مسلم پرسنل لا بورڈ، تمام اپوزیشن پارٹیز وہ انصاف پسند شہریان ہند کی کوششوں کے باوجود مودی سرکار نے اس قانون کو نہ صرف دونوں ایوانوں میں منظور کروایا بلکہ اس کا نفاذ کروایا دیا ہے۔ حالانکہ سپریم کورٹ میں کئی درخواست سے داخل ہو چکی ہیں مگر پھر بھی مسلم پرسنل لا بورڈ نے طے کیا ہے کہ اس مسئلے کا احتجاج ہر جگہ ہونا چاہیے۔ مسلم پرسنل لا بورڈ جلد لائحہ عمل تیار کرنے والا ہے۔ اس ضمن میں بہتر ہوگا کہ ناندیڑ ضلع کی تمام تنظیمیں یکجا ہو کر اس احتجاج کو کامیاب بنائیں۔ اس لیے تمام تنظیموں سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ تنظیم کا نام، ذمہ دار تنظیم کا نام، فون نمبر مسلم متحدہ محاذ کے صدر ایم۔ زیڈ۔ صدیقی ایڈوکیٹ کو روانہ کرے۔ جن کا فون نمبر 7447666584 پر رابطہ، 16/اپریل 2025 یعنی چارشنبہ تک دوپہر دو بجے سے شام پانچ بجے تک کریں۔ اس طرح کی اپیل صدر مسلم متحدہ محاذ نے کی ہے۔

مہاوی بہار باوری نگر کے ترقیاتی کاموں میں تیزی لائی جائے گی: ضلع کلکٹر

ناندیڑ:13/اپریل (ورق تازہ نیوز) ڈاکٹر مہاپاستھا، انڈین بدھسٹ گیانا لنکر ایجوکیشن انسٹی ٹیوٹ ملاوا کے تحت مہاوی بہار باوری نگر، جس کی بنیاد 1988 میں ایس بی گائیکواڑ نے رکھی تھی، تعلیمی، مذہبی اور سماجی پروگرام منعقد کر کے سائنسی نقطہ نظر، مساوات اور بھائی چارے کے پیغام کو پھیلانے کے لیے اہم کام کر رہی ہے۔ اس کام کا نوٹس لیتے ہوئے، مہاراشٹر حکومت نے مہاوی بہار باوری نگر کو زیارت گاہ (سی) کا درجہ دیا ہے۔ اس زیارت گاہ کی ترقی کے لیے حکومت سے متعدد کاموں جیسے مراقبہ مرکز، کثیر المقاصد ہال، راہبوں اور راہباؤں کی رہائش گاہ، سمنر شراویکا رہائش گاہ، ڈائننگ ہال، اشوکا ستون، دفاعی دیوار اور اندرونی سڑکوں کے لیے انتظامی منظوری حاصل کی گئی ہے۔ ان میں ملٹی پرپز ہال کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے اور دنیا کے بلند ترین اشوکا ستون پر کام آخری مراحل میں ہے۔ انتظامی عمارت پر کام بھی تیزی سے جاری ہے۔ ان کاموں کا جائزہ لینے کے لیے 11 اپریل 2025 کو باوری نگر (دبھاد) میں ضلع کلکٹر راہول کرڈیلے کی موجودگی میں ضلع اسٹیئرنگ کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔ اس دوران انہوں نے پورے علاقے کا معائنہ کیا اور جاری کام کا تفصیلی جائزہ لیا۔ انہوں نے اشوکا ستون کی جگہ، مراقبہ مرکز اور انتظامی عمارت کا معائنہ کیا اور متعلقہ عہدیداروں کو ہدایت دی کہ کام کو وقت پر مکمل کریں۔ میٹنگ میں ضلع کلکٹر راہول کرڈیلے نے کہا کہ ایک ہفتہ کے اندر تمام کاموں کا جائزہ لیا جائے گا۔ اس نے محکمہ تعمیرات عامہ، آرکیٹیکٹس اور ٹھیکیداروں کو جدید نظام جیسے 'پرفارمنس آڈٹ'، روڈ میپس، بار چارٹ استعمال کرنے کا حکم دیا۔ واٹس ایپ جیسے سوشل میڈیا کا استعمال کرتے ہوئے پیشرفت کی فوری اطلاع دینے کے لیے ایک نظام کے نفاذ پر بھی زور دیا گیا۔ ضلع کلکٹر کرڈیلے نے کاموں کے معیار اور وقت پر توجہ دینے کی ہدایت دی ہے اور متعلقہ عہدیداروں کو ہدایت دی ہے کہ وہ باوری نگر میں پانی کی فراہمی کا مستقل نظام بنائیں اور شاہراہ سے آنے والی سڑکوں پر حادثات کو روکنے کے اقدامات کریں۔ اس کے لیے تحصیلدار اردا پور، گروپ ڈیولپمنٹ آفیسر اور پولس انسپکٹر کو مشترکہ تجویز پیش کرنے کی ہدایت دی گئی۔ اس میٹنگ میں ڈاکٹر ایس پی گائیکواڑ، تحصیلدار دیونیکر، مہاوتارن کے پنکج دیشمکھ، پولس سب انسپکٹر وشنوکانت کاہلے، سرپنچ مسز کنچن سوریہ ونشی، ڈپٹی سرپنچ اروند پنچال، ڈاکٹر بھٹے تھیم دھما، ڈاکٹر بھٹے تھیم دھما، ڈاکٹر بھٹے بھٹے، ہل ستیہ پال، محکمہ کے عہدیداروں کے طور پر ڈاکٹر ہل ستیہ پال، ڈاکٹروں نے بھی شرکت کی۔ محکمہ ریونیو اور دیگر معززین موجود تھے۔

سماجی مساوات ہفتہ کے تحت صفائی مہم کا پروگرام

ناندیڑ:13/اپریل (ورق تازہ نیوز) بھارت رتن ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر سماجی مساوات ہفتہ کے تحت پورنیا نگر کے بدھ وہار احاطے میں صفائی مہم کا پروگرام شروع کیا گیا۔ پروگرام کے چیئرمین اسسٹنٹ کمشنر شیوانند منگیرے تھے اور مہمان خصوصی دیانند واگھمارے (میونسپل سرونٹ) اور ایڈوکیسے تھے۔ پروگرام کا آغاز تتھاگتا بھگوان گوتم بدھ کے مجسمے اور بھارت رتن ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کی تصویر پر پھول چڑھانے سے ہوا اور صفائی مہم کا آغاز کیا گیا۔ اس صفائی مہم میں پورنیمان نگر علاقہ کے شہریوں اور عہدیداروں نے خود بخود حصہ لیا اور پورنیمان نگر بدھ وہار علاقہ کی صفائی کی گئی۔ اس صفائی مہم میں محترم شری دیانند واگھمارے، میونسپل کمشنر اور بھیم جینتی منڈل کے صدر سنگھرتنا کھنگے، دیپک شرادھونکر، دیپک کیبے، سوہم لون کے ساتھ ساتھ اسسٹنٹ کمشنرس، سماجی بہبود کے دفتر کے افسران/ملازمین اور شہریوں، تقریباً 100 سے 150 شہریوں نے صفائی مہم میں حصہ لیا۔ اس کے بعد پورنیا نگر کے بدھ وہار میں آئین کی تمہید کو اجتماعی طور پر پڑھا گیا۔ یہ صفائی مہم اسسٹنٹ کمشنر شیوانند منگیرے کی رہنمائی میں چلائی گئی۔

پٹھان محمد نوید ظفر علی خان کو پی ایچ ڈی کی ڈگری تفویض

ناندیڑ: (راست) ایڈوکیٹ پٹھان محمد نوید ظفر علی خان کو سوامی راما نند تیرتھ مراٹھواڑا یونیورسٹی، ناندیڑ نے

Acritical study on injunction of principles and procedures inIndia

پر ان کی تحقیقی مقالہ کے لیے قانون میں پی ایچ ڈی کی ڈگری سے نوازا گیا۔

ایک پریس ریلیز میں انھوں نے کہا گیا کہ ان کی رہنمائی قانون کے پروفیسر ڈاکٹر میر بشارت علی نے کی۔ ایڈوکیٹ نوید پٹھان کو پی ایچ ڈی کی ڈگری تفویض ہونے پر ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن کورٹ، ناندیڑ، آل انڈیا نوٹری ایسوسی ایشن کے صدر سکندر خان صاحب اور شیخ حامد صاحب، اور ایڈوکیٹ عبدالباری صدیقی صاحب، ایڈوکیٹ۔ شیخ فرید صاحب، ایڈوکیٹ۔ بابو دھونڈیبا گاونڈے صاحب، ایڈوکیٹ منیر الدین صاحب اور دیگر معززین انہیں مبارکباد دی ہے۔

ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کی جینتی پر نائب وزیر اعلیٰ کا خراجِ عقیدت

بابا صاحب کے افکار میں پوری انسانیت کی فلاح کی قوت پوشیدہ: اجیت پوار

ممبئی: ہندوستانی آئین کے معمار، مہان انسان، 'وشو رتن' اور 'بھارت رتن' ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کی جینتی کے موقع پر ریاست مہاراشٹر کے نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار نے ڈاکٹر صاحب کے انقلابی کارناموں اور آفاقی نظریات کو خراج عقیدت پیش کیا اور ریاست کے تمام شہریوں کو جینتی کی مبارکباد دی۔ اجیت پوار نے اپنے پیغام میں کہا کہ ڈاکٹر بابا صاحب نے اس ملک کو دنیا کا سب سے عظیم آئین عطا کیا، جس نے سیاسی، سماجی، ثقافتی، روحانی اور جغرافیائی تنوع سے بھرپور بھارت کو اتحاد، مساوات اور اخوت کے رشتے میں پرو دیا۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر امبیڈکر نے جہالت، ناانصافی، توہم پرستی، چھوت چھات اور ذات پات جیسے ناسوروں کے خلاف زبردست جدوجہد کی، اور ہر فرد کو عزت کے ساتھ جینے کا حق دلایا۔ محروم، پسے ہوئے اور پسماندہ طبقات کو مساوات اور خودداری کی طاقت بخشی۔ ان کا پیغام 'پڑھو، منظم ہو جاؤ اور جدوجہد کرو' نے کئی نسلوں کی قسمت سنواری۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ڈاکٹر بابا صاحب کی دی ہوئی آئینی رہنمائی نے اس ملک کے ہر شہری کو، خواہ وہ امیر ہو یا غریب، مرد ہو یا عورت، ایک جیسے ووٹ کا حق عطا کیا۔ انہوں نے ہر شہری کو عزت کے ساتھ جینے کا حق اور ترقی کے یکساں مواقع فراہم کیے۔ ان کے افکار کسی خاص ذات، مذہب، فرقہ یا علاقے کے لیے نہیں تھے، بلکہ ان میں ساری انسانیت کی فلاح کا پیغام موجود ہے۔ اجیت پوار نے کہا کہ ڈاکٹر بابا صاحب کے نظریات کو آگے بڑھانا، تمام طبقات کو ساتھ لے کر ملک کی ہمہ جہت ترقی کے لیے کوشش کرنا ہی ان کو سچا خراج ہوگا۔ ملک کی سیاست، معیشت اور سماج کو امید افزا سمت دینے کا کام ڈاکٹر صاحب نے کیا۔ یہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ ایسا عظیم رہنما ہمارے ملک میں پیدا ہوا، جس نے نہ صرف ایک بے مثال آئین تشکیل دیا بلکہ کئی میدانوں میں اپنی بے پناہ صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر بابا صاحب دور اندیش رہنما تھے، جن کی شخصیت ہمہ جہتی تھی۔ وہ ایک ماہرِ قانون، آئینی ماہر، ماہرِ معاشیات، مصنف، صحافی، مصور اور موسیقار بھی تھے۔ مہاڑ کے چودر تالاب پر کیا گیا ان کا ستیہ گرہ، منوسمرتی نذرِ آتش کی تحریک، کسانوں کے حقوق کے لیے دی گئی قربانیاں اور ریزرو بینک آف انڈیا کے قیام میں ان کی اہم شرکت، یہ تمام اُن انقلابی تحریکوں کی روشن مثالیں ہیں جنہوں نے ہندوستانی معاشرت، سیاست اور معیشت کو ایک نئی جہت عطا کی۔ نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار نے عوام سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر بابا صاحب کے افکار کو گھر گھر تک پہنچایا جائے تاکہ ملک میں اتحاد، سالمیت اور خودمختاری کو تقویت ملے۔ مساوات، اخوت اور بھائی چارے کی فضا کو مضبوط کرنے کے لیے ہر فرد کو آگے آنا ہوگا۔ یہی ڈاکٹر صاحب کے نظریات کو عملی خراج پیش کرنے کا سچا طریقہ ہے۔

ڈویژنل کمشنر دلیپ گاوڑے آن لائن ویبینار کے ذریعے شہریوں سے بات چیت کریں گے

15/اپریل کو شام 5 بجے، 'سمواد مراٹھواڈاشی' پہل

چھترپتی سمبھاجی نگر، 13 اپریل، (ویماکا):- مراٹھواڑہ ڈویژن کے تمام آٹھ اضلاع کے ضرورت مند شہری انتظامی افسر سے ملنے اور اپنے وارڈوں میں مسائل کے بارے میں نمائندگی کرنے کے لئے ڈویژنل کمشنر کے دفتر آتے ہیں۔ تاہم، اس حقیقت پر غور کرتے ہوئے کہ ڈویژنل سطح کے افسران اکثر کام کے دوروں یا دیگر وعدوں کی وجہ سے ان سے نہیں مل پاتے، ڈویژنل کمشنر دلیپ گاوڑے نے آن لائن ویبینار کے ذریعے ضرورت مند شہریوں سے براہ راست بات چیت کرنے کی پہل کی ہے۔ یہ 15 اپریل 2025 کو شام 5 بجے منعقد ہوگا۔ ڈویژنل کمشنر میونسپل ایریا میں وارڈ وزٹ مسئلہ حل کرنے کی مہم کے ذریعے شہریوں سے بات چیت کریں گے۔ 'ایک دن گاؤں والوں کے ساتھ' کی پہل ڈویژنل کمشنر شری گواڈے کے تصور سے شروع کی گئی تھی اور پوری انتظامیہ براہ راست گاؤں پہنچی تھی۔ اس پہل کی کامیابی کے بعد، ڈویژنل کمشنر شری گاوڑے نے انتظامی کاموں کے لیے چھترپتی سمبھاجی نگر آنے میں مراٹھواڑہ ڈویژن کے آٹھوں اضلاع کے شہریوں کو درپیش پریشانی کو روکنے کے لیے شہریوں کے ساتھ آن لائن ویبینار کے ذریعے 'سمواد مراٹھ واڑشی' کی پہل شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ 15 اپریل کو شام 5 بجے، ڈویژنل کمشنر شری گواڈے میونسپل ایریا میں وارڈ وزٹ مسئلہ حل کرنے کی مہم کے ذریعے شہریوں سے بات چیت کریں گے۔ مسٹر گاوڑے کے ساتھ ڈویژنل سطح کے انتظامی افسر، ڈپٹی کمشنر ڈاکٹر انت گاوانے، میونسپل کونسل کے جوائنٹ کمشنر دیوی داس ٹیکالے، محکمہ میونسپل ایڈمنسٹریشن کی ایلس پور اور سنجے کیدار موجود رہیں گے۔ ہر ہفتے مکالمہ ہوگا۔ ہر بات چیت کے دوران انتظامی محکمہ اور موضوع کا فیصلہ کیا جائے گا، اور اس بار ڈویژنل کمشنر شری گاوڑے محکمہ بلدیات سے متعلق مسائل پر شہریوں کے ساتھ بات چیت کریں گے۔ شہری منصوبوں، سوالات، مسائل، پلان پر عمل درآمد کی پالیسیوں اور محکمہ شہری ترقیات سے متعلق کسی بھی مسائل کے بارے میں ڈویژنل کمشنر سے براہ راست بات چیت کر سکیں گے۔ انتظامیہ نے شہریوں سے اس اقدام میں حصہ لینے کی اپیل کی ہے۔

مایاوتی سے معافی مانگ کر آکاش آنند نے مانگا دوسرا موقع

نئی دہلی: بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) کی سربراہ اور اتر پردیش کی سابق وزیر اعلیٰ مایاوتی کے بھتیجے ا? کاش ا? نند نے سوشل میڈیا کے ذریعے ان سے معافی مانگتے ہوئے دوبارہ پارٹی میں شامل ہونے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ ا? کاش ا? نند کو حال ہی میں بی ایس پی سے خارج کر دیا گیا تھا، جس کے بعد انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر مسلسل کئی پوسٹیں کیں۔ ا? کاش ا? نند نے اپنی پوسٹ میں کہا کہ وہ بی ایس پی کی قومی صدر، چار مرتبہ یوپی کی وزیر اعلیٰ اور کئی بار لوک سبھا و راجیہ سبھا کی رکن رہ چکیں مایاوتی جی کو اپنا واحد سیاسی گرو اور ا? ئیڈیل مانتے ہیں۔ انہوں نے اعلان کیا کہ وہ اب پارٹی کے مفاد میں اپنے ذاتی رشتے، خاص طور پر سسرالی تعلقات کو کبھی بھی مداخلت یا رکاوٹ نہیں بننے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ماضی میں جو پوسٹ ان کی جانب سے کی گئی تھی اور جس کے نتیجے میں انہیں پارٹی سے نکالا گیا، اس پر انہیں افسوس ہے اور وہ اس کے لیے دل سے معذرت خواہ ہیں۔ ا? کاش ا? نند نے وعدہ کیا کہ مستقبل میں وہ اپنے کسی بھی سیاسی فیصلے میں کسی رشتہ دار یا مشیر سے مشورہ نہیں لیں گے بلکہ صرف بہن جی یعنی مایاوتی کے دیے ہوئے ہدایات پر ہی عمل کریں گے۔ ا? کاش ا? نند نے اپنے بیان میں یہ بھی کہا کہ وہ پارٹی کے بزرگوں اور سینئر کارکنوں کی مکمل عزت کریں گے اور ان کے تجربات سے سیکھنے کی کوشش کریں گے۔ ان کے مطابق، ان کی تمام تر وفاداری پارٹی اور مایاوتی جی کے نظریات سے وابستہ رہے گی اور وہ بی ایس پی کے اصولوں سے کوئی سمجھوتہ نہیں کریں گے۔ اپنی اپیل میں انہوں نے لکھا، ''میری تمام غلطیوں کو معاف کر کے مجھے دوبارہ پارٹی میں کام کرنے کا موقع دیا جائے، اس کے لیے میں ہمیشہ شکر گزار رہوں گا۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ کوئی ایسی غلطی نہیں کروں گا، جس سے پارٹی یا بہن جی کے وقار کو ٹھیس پہنچے۔'' بی ایس پی سے اخراج کے بعد آکاش آنند کی یہ معافی پارٹی میں ان کی واپسی کے اشارے کے طور پر دیکھی جا رہی ہے، تاہم مایاوتی کی طرف سے اب تک اس پر کوئی باضابطہ ردعمل سامنے نہیں آیا ہے۔

نقلی دواوں کی اسمگلنگ میں سرکاری اسپتالوں کی ملی بھگت

دہلی حکومت ناکام: دیویندر یادو

نئی دہلی: دہلی پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر دیویندر یادو نے دارالحکومت میں نقلی دواوں کے بڑھتے کاروبار پر گہری تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ دہلی کے سرکاری اسپتالوں اور رجسٹرڈ میڈیکل اسٹورز تک نقلی دواو?ں کی رسائی ایک سنجیدہ مسئلہ بن چکا ہے۔ انھوں نے الزام عائد کیا کہ پچھلی عام آدمی پارٹی حکومت اور موجودہ بی جے پی حکومت دونوں ہی اس خطرناک رجحان کو روکنے میں ناکام رہی ہیں۔ دیویندر یادو نے سوال اٹھایا کہ جب اسپتالوں اور فارمیسی کے ملازمین کی ملی بھگت سامنے آ چکی ہے، تو حکومت اور پولیس ان کے خلاف کارروائی کیوں نہیں کر رہی؟ انھوں نے شبہ ظاہر کیا کہ ممکن ہے کہ حکومت کے اندر کچھ افراد اس گھناونے کاروبار میں شریک ہوں۔ انھوں نے بتایا کہ دہلی کے بھاگیرتھ پیلس سے حال ہی میں 2.5 لاکھ روپے کی نقلی دواو?ں کی ضبطی اس بات کا ثبوت ہے کہ دارالحکومت میں یہ کاروبار جڑیں مضبوط کر چکا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ایمس سمیت بڑے اسپتالوں میں ہارٹ، کینسر، لیور اور کڈنی جیسی بیماریوں کی ادویات کی زیادہ مانگ ہونے کی وجہ سے نقلی دواوں کی فروخت آسان ہو گئی ہے۔ یادو نے دعویٰ کیا کہ دہلی، اتر پردیش، ہریانہ اور اتراکھنڈ میں موجود غیر قانونی فیکٹریوں میں نقلی دواوں کو اصلی جیسی پیکنگ، بارکوڈ، ہولوگرام اور کیو آر کوڈ لگا کر مارکیٹ میں دھڑلے سے بیچا جا رہا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ان ریاستوں میں بی جے پی کی حکومت ہونے کے باوجود یہ گھناو? نا کاروبار بے خوف جاری ہے۔

دہلی میں 55 لاکھ پرانی گاڑیاں غیر قانونی قرار، پارکنگ اور ایندھن پر پابندی

نئی دہلی: دہلی حکومت نے پرانی گاڑیوں کے انتظام کے لیے نئی ہدایات جاری کی ہیں۔ ٹرانسپورٹ ڈپارٹمنٹ کی طرف سے جاری کردہ معلومات کے مطابق 2024 سے دہلی میں 10 سال سے پرانی ڈیزل گاڑیوں اور 15 سال سے زیادہ پرانی پٹرول/سی این جی گاڑیوں کی رجسٹریشن منسوخ کر دی گئی ہے۔ ایسی 'اینڈ آف لائف' گاڑیوں کی تعداد 55 لاکھ سے زیادہ ہے۔ ایسی گاڑیوں کی فہرست محکمہ ٹرانسپورٹ کی ویب سائٹ پر ڈال دی گئی ہے۔ ان گاڑیوں کو گھر کے باہر کے خالی جگہ سمیت عوامی مقامات پر پارک کرنے پر مکمل طور پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ ایسی صورتحال میں گاڑیوں کے مالکان کے پاس درجہ ذیل 3 آپشنز باقی رہ جاتے ہیں:

1. ایسی گاڑی کو صرف اپنی ذاتی پارکنگ کی جگہ پر پارک کریں، جو کہ مشترکہ پارکنگ کی جگہ نہیں ہونی چاہیے۔ 2. گاڑی کو اس کی میعاد ختم ہونے کی تاریخ کے ایک سال کے اندر قومی راجدھانی کے علاقے سے باہر لے جانے کے لیے 'نو آبجیکشن سرٹیفکیٹ' (این او سی) حاصل کرنا ہوگا۔ 3. گاڑی کو اسکریپ کریں۔ اس کے لیے 'رضاکارانہ وہیکل اسکریپنگ ایپلی کیشن' کے ذریعے کسی رجسٹرڈ گاڑی کی اسکریپنگ کی سہولت کا استعمال کریں۔ اس عمل کے ذریعے نئی گاڑی کی رجسٹریشن پر بھی موٹر وہیکل ٹیکس میں چھوٹ حاصل کی جا سکتی ہے۔ اگر دہلی میں عوامی مقامات پر پرانی گاڑیاں چلتی ہوئی یا پارک کی ہوئی پائی جاتی ہیں تو انہیں ضبط کیا جا سکتا ہے اور 5000 یا 10000 روپے کا جرمانہ عائد کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ جلد ہی ایسی گاڑیوں کو ایندھن بھی نہیں ملے گا۔ ساتھ ہی اگر این او سی جاری ہونے کے ایک ماہ کے اندر گاڑی دہلی سے باہر نہیں لی جائی گئی تو اس کی پارکنگ بھی غیر قانونی ہوگی۔

طوفانی اننگز کے ساتھ ہی ابھیشیک شرما اورنج کیپ کی دوڑ میں شامل

حیدرآباد: سنرائزرس حیدرآباد کے جارحانہ بلے باز ابھیشیک شرما نے ہفتہ کی شام پنجاب کے خلاف طوفان مچاتے ہوئے 141 رنوں کی اننگز کھیل کر حیدرآباد کی ناممکن جیت کو ممکن بنا دیا تھا۔ ابھیشیک شرما اس دھماکہ دار اننگز کے ساتھ ہی آرینج کیپ کی دوڑ میں بھی شامل ہو گئے ہیں اور انہوں نے ٹاپ-15 کھلاڑیوں میں ایک جھٹکے میں ہی اپنی جگہ بنالی۔ ابھیشیک شرما نے اس میچ سے پہلے اس سیزن میں کچھ خاص مظاہرہ نہیں کیا تھا لیکن پنجاب کے خلاف 141 رنوں کی اننگز کھیل کر وہ آئی پی ایل 2025 میں سب سے زیادہ رن بنانے والے بلے بازوں کی فہرست میں 12 ویں مقام پر پہنچ گئے ہیں۔ ابھیشیک اس دور میں اب کوہلی اور راہل جیسے سینئر بلے بازوں سے بھی آگے نکل گئے ہیں۔ وہیں اس مقابلے میں 82 رنوں کی شاندار اننگز کھیلنے والے پنجاب کنگس کے کپتان شریس ایر نے ٹاپ-5 میں اپنی جگہ بنالی ہے۔ ایر نے اب تک اس سیزن میں 5 میچوں میں 250 رن بنائے ہیں۔ آرینج کیپ کی بات کی جائے تو یہ فی الحال لکھنو جائنٹس کے نکولس پورن کے پاس ہے جنہوں نے سب سے زیادہ 349 رن بنائے ہیں۔ ان کے علاوہ گجرات ٹائٹنس کے سائیں سدرشن بھی 300 رن پار کرنے والے دوسرے بلے باز ہیں۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کرکے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڈی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ آ یڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔